الطبعة الثانية بعد المراجعة

علم النحو

مؤلف

حضرت مولانا مشتاق احمد چرتھاولی



ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ رجسٹرڈ

الطبعة الثانية بعد المراجعة

علم النحو

مؤلّف

حضرت مولانا مشتاق احمد چرتھاولی رحمۃ اللہ علیہ



ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرات اہل علم، عزیز طلبہ اور معزز قارئین کی خدمت میں گذارش :

الحمد للہ! اس کتاب کی تصحیح کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی غلطی نظر آئے یا کوئی مفید تجویز ہو تو براہ کرم تحریر کر کے ہمیں ضرور ارسال فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت بہتر اور غلطی سے پاک ہو سکے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ رجسٹرڈ

برائے خط و کتابت: 9/2 سیکٹر 17، کورنگی انڈسٹریل ایریا بالمقابل محمدیہ مسجد، بلال کالونی کراچی۔

کتاب کا نام	:	علم النحو
مؤلف	:	حضرت مولانا مشتاق احمد چرتھاولی رحمۃ اللہ علیہ
رجسٹریشن نمبر	:	RO-342-2020 (محکمۂ اوقاف سندھ، پاکستان)
قیمت برائے قارئین	:	فہرست کتب ملاحظہ فرمائیں۔
سن اشاعت	:	سنہ ۱۴۴۲ھ/ سنہ ۲۰۲۱ء
ناشر	:	البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ رجسٹرڈ 9/2 سیکٹر 17، کورنگی انڈسٹریل ایریا بالمقابل محمدیہ مسجد، بلال کالونی کراچی۔
فون نمبر	:	(+92) 21-35121955-7
ویب سائٹ	:	www.maktaba-tul-bushra.com.pk
ای میل	:	info@maktaba-tul-bushra.com.pk
ملنے کا پتہ	:	البشریٰ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)، کراچی۔ پاکستان
موبائل نمبر	:	0321-2196170, 0334-2212230, 0302-2534504, 0314-2676577, 0346-2190910

اس کے علاوہ تمام مشہور کتب خانوں میں بھی دستیاب ہے۔

فہرست کتاب علم النحو

عرض ناشر

عربی زبان کے قواعد وکلیات، جو صدیوں پہلے تھے وہ آج بھی اسی طرح ہیں، ماہرین نے اسکے فہم وادراک کے لیے بہت سے علوم وضع کیے، ان میں سے ایک علم النحو بھی ہے جو فہم عربی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اس علم کے حصول سے ہی الفاظ اور جملوں کے اعراب کا پتہ چلتا ہے، عربی کا مشہور مقولہ آج بھی زبان زد عام وخاص ہے:

النحو في الكلام كالملح في الطعام.

آج تک اردو زبان میں جتنی بھی کتابیں اس موضوع پر تألیف کی گئی ہیں، ان میں حضرت مولانا مشتاق احمد چرتھاولی رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز تصنیف علم النحو ایک امتیازی مقام اور شان وشوکت رکھتی ہے۔ اور یہ آج بھی روزِ اوّل کی طرح مقبول ومعروف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ آج بھی تمام دینی مدارس کے طلبا، علما اور عربی دان طبقہ میں مشہور ومعروف ہے۔

علم النحو برصغیر کے مختلف اور معروف طباعتی اداروں سے وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہی ہے، تاہم اس بات کی شدّت سے ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے کہ اس کو جدید طباعت کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر کے متعلّمین کی سہولت کے لیے عنوانات اور ذیلی عنوانات کو رنگوں سے اُجاگر کیا جائے، اسی طرح فہرست کا اضافہ اور ہر صفحہ کے بالائی حصہ پر اسی صفحہ کے عنوانات کا اضافہ کیا جائے۔ چناں چہ البشریٰ نے ممتاز علمائے کرام کی زیرِ نگرانی انتہائی احتیاط کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور حضرت مصنف علیہ الرحمۃ کے درجات کو بلند فرمائے اور البشریٰ کے ساتھ جو جو حضرات جس انداز میں بھی تعاون فرماتے ہیں ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری اس کاوش کو قبول عام بنائے۔ آمین

البشریٰ

للطباعة والنشر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحْمَدُه وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

علمِ نحو کی تعریف: عربی کا ''علمِ نحو'' وہ علم ہے کہ جس میں اسم وفعل وحرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کی ترکیب اور ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

فائدہ: اس علم کا یہ ہے کہ انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں ہر قسم کی غلطی سے محفوظ رہے، مثلاً: زَيْدٌ، دَارٌ، دَخَلَ، فِيْ، یہ چار کلمے ہیں، اب اِن چاروں کو جوڑ کر ایک جملہ بنانا اور اس کو صحیح طور پر ادا کرنا یہ علمِ نحو سے حاصل ہوتا ہے۔

موضوع لہ: اس علم کا کلمہ اور کلام ہے۔

فصل (۱)

کلمہ وکلام

جو بات آدمی کی زبان سے نکلے اس کو ''لفظ'' کہتے ہیں۔

پھر لفظ اگر بامعنی ہے تو اس کا نام ''موضوع'' ہے، اور اگر بے معنی ہے تو ''مہمل''۔

عربی زبان میں ''لفظِ موضوع'' کی دو قسمیں ہیں: ۱- مُفرد ۲- مُرکّب

۱- مفرد

اُس اکیلے لفظ کو کہتے ہیں جو ایک معنی بتائے، اور اس کو ''کلمہ'' بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ۱- اسم ۲- فعل ۳- حرف

اِسم: وہ کلمہ ہے جس کے معنی بغیر دوسرے کلمہ کے ملائے معلوم ہو جائیں اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے: رَجُلٌ، عِلْمٌ، مِفْتَاحٌ.

اسم کی تین قسمیں ہیں: ۱- جامد ۲- مصدر ۳- مشتق

جامد: وہ اسم ہے کہ جو نہ آپ کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ اُس سے اور کوئی لفظ بنا ہو، جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ وغیرہ۔

مصدر: وہ اسم ہے کہ جو آپ تو کسی لفظ سے نہیں بنتا، مگر اس سے بہت لفظ بنتے ہیں، جیسے: نَصْرٌ، ضَرْبٌ وغیرہ۔

مُشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو، جیسے: ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ، نَصْرٌ سے نَاصِرٌ.

فعل: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو جائیں اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے: نَصَرَ يَنْصُرُ، ضَرَبَ يَضْرِبُ.

فعل کی چار قسمیں ہیں: ۱- ماضی ۲- مضارع ۳- امر ۴- نہی، اِن کی تعریفیں ''صَرف'' میں بیان ہو چکیں۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں، جیسے: مِنْ، فِي، کہ جب تک ان حرفوں کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملے گا اِن سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا، جیسے: خَرَجَ زَيْدٌ مِنَ الدَّارِ، دَخَلَ عَمْرٌو فِي الْمَسْجِدِ.

حرف کی دو قسمیں ہیں: ۱- عامل ۲- غیر عامل

۲- مُرکّب

وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں کو جوڑ کر بنایا جائے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

۱- مفید ۲- غیر مفید

مرکب مفید: وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو گزشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو، جیسے: ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا)، اِيْتِ بِالْمَاءِ (پانی لا)۔ پہلی بات سے سننے والے کو زید کے جانے کی خبر معلوم ہوئی، اور دوسری بات سے معلوم ہوا کہ کہنے والا پانی طلب کرتا ہے۔ مرکبِ مفید کو "جملہ" اور "کلام" بھی کہتے ہیں۔

جملہ دو طرح کا ہوتا ہے: ۱- جملہ خبریہ ۲- جملہ انشائیہ

۱- جملہ خبریہ: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔

اور یہ دو قسم پر ہے: ۱- جملہ اسمیہ ۲- جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: اس جملہ کو کہتے ہیں جس کا پہلا حصہ اسم ہو اور دوسرا حصہ خواہ اسم ہو یا فعل، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ اور زَيْدٌ عَلِمَ، ان میں سے ہر ایک جملہ اسمیہ خبریہ ہے، اور ان کا پہلا حصہ مسند الیہ ہے جس کو "مبتدا" کہتے ہیں، اور دوسرا حصہ مسند ہے جس کو "خبر" کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ خبریہ کے معنوں میں "ہے، ہوں، ہو" آتا ہے۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ فعل ہو اور دوسرا حصہ فاعل، جیسے: عَلِمَ زَيْدٌ، سَمِعَ بَكْرٌ، ان میں سے ہر ایک جملہ فعلیہ ہے اور اُن کا پہلا حصہ مسند ہے جس کو "فعل" کہتے ہیں، اور دوسرا حصہ مسند الیہ ہے جس کو "فاعل" کہتے ہیں۔

مسند الیہ: وہ ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی نسبت کی جائے، اور اس کو "مبتدا" اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے جملہ کی ابتدا ہوتی ہے۔

مسند: وہ ہے جس کو دوسرے کی طرف نسبت کریں، اور اس کو "خبر" اس لیے کہتے ہیں کہ یہ پہلے اسم کے حال کی خبر دیتا ہے۔

اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوسکتا ہے	فعل مسند ہوتا ہے مسند الیہ نہیں ہوسکتا	اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ
جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ کہ اِس میں زَیْدٌ اور عَالِمٌ دونوں اسم ہیں، اور عَالِمٌ کی نسبت زَیْدٌ کی طرف ہو رہی ہے، اس لیے زَیْدٌ مسند الیہ اور عَالِمٌ مسند ہوا۔	جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ اور عَلِمَ زَیْدٌ، اِن دونوں جملوں میں عَلِمَ کی نسبت زَیْدٌ کی طرف ہو رہی ہے، اس لیے عَلِمَ مسند ہوا اور زَیْدٌ مسند الیہ۔	------- ------- ------- -------

ترکیب

جملہ اسمیہ کی ترکیب اِس طرح ہوتی ہے:	زَیْدٌ مبتدا، عَالِمٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
اور جملہ فعلیہ کی ترکیب اِس طرح ہوتی ہے:	عَلِمَ فعل، زَیْدٌ فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

اَلطَّعَامُ حَاضِرٌ. اَلْمَاءُ بَارِدٌ. اَلْإِنْسَانُ حَاكِمٌ. جَلَسَ زَيْدٌ.

ذَهَبَ عَمْرٌو. شَرِبَتْ هِنْدٌ. أَكَلَ خَالِدٌ. نَصَرَ بَكْرٌ.

۲- جملہ اِنشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں، کیوں کہ «إنشاء» کے معنی ہے: ایک چیز کا پیدا کرنا، اور یہ جملہ بھی ایک کام کے پیدا کرنے کو بتاتا ہے، سچ یا جھوٹ کو اس میں دخل نہیں ہوتا، جیسے: اِضْرِبْ یعنی ضرب کو پیدا کر۔

جملہ انشائیہ کی چند قسمیں ہیں

۱- امر، جیسے: اِضْرِبْ (تو مار)۔

۲- نہی، جیسے: لَا تَضْرِبْ (مت مار)۔

۳- استفہام، جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟ (کیا زید نے مارا؟)۔

۴- تمنّی، جیسے: لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش! زید حاضر ہوتا)۔

۵- ترجّی، جیسے: لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہووے)۔

۶- عقود (یعنی معاملات)، جیسے: بِعْتُ[1] وَاشْتَرَيْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)۔

۷- ندا، جیسے: يَا اللهُ (اے اللہ)۔

۸- عرض،[2] جیسے: أَلَا تَأْتِينِي فَأُعْطِيَكَ دِينَارًا؟! (تو میرے پاس کیوں نہیں آتا کہ تجھ کو اشرفی دوں)۔

---

[1] واضح ہو کہ بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ اصل میں جملہ فعلیہ خبریہ ہیں، لیکن جب خرید وفروخت کے وقت بائع اور مشتری بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ کہیں تو خبر نہ ہوں گے، کیوں کہ اس میں سچ جھوٹ کا احتمال نہیں اس لیے اس قسم کو انشا بصورتِ خبر کہتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی خرید وفروخت کے وقت کے علاوہ کہے کہ بِعْتُ الْفَرَسَ، اشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ تو اس وقت جملہ خبریہ ہوں گے۔

[2] ''عرض''، تمنّی کے قریب ہے، کیوں کہ یہ درحقیقت ابھارنا و برانگیختہ کرنا ہے، اور کسی شخص کو اسی چیز سے ابھارتے ہیں جس کی اسے تمنا ہوتی ہے۔

۹- قسم، جیسے: وَاللّٰهِ، لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا (اللہ کی قسم! میں زید کو ضرور ماروں گا)۔

۱۰- تعجب، جیسے: مَا أَحْسَنَهُ! (کس چیز نے اس کو حسین کردیا) أَحْسِنْ بِهِ! (وہ کس قدر حسین ہے)۔

مرکبِ غیر مفید: وہ ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو اس بات سے کوئی فائدہ خبر یا طلب کا حاصل نہ ہو۔

اس کی تین قسمیں ہیں: ۱- مرکبِ اضافی ۲- مرکبِ بنائی ۳- مرکبِ منع صرف

۱- مرکبِ اضافی: وہ ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف ہو۔ جس کی اضافت ہوتی ہے اس کو ''مضاف'' اور جس کی طرف ہوتی ہے اس کو ''مضاف الیہ'' کہتے ہیں، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ اس میں غُلَامُ کی اضافت زَيْدٍ کی طرف ہورہی ہے، تو غُلَامُ ''مضاف'' اور زَيْدٍ ''مضاف الیہ'' ہوا۔

۲- مرکبِ بنائی: وہ ہے کہ دو اسم کو ایک کرلیا ہو اور ان دونوں میں کوئی نسبتِ اضافی یا اِسنادی نہ ہو، نیز پہلے اسم کو دوسرے کے ساتھ ربط دینے والا کوئی حرف ہو، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ اصل میں أَحَدٌ وَعَشَرٌ و تِسْعَةٌ وَعَشَرٌ تھا، ''واؤ'' کو حذف کرکے دونوں اسموں کو ایک کرلیا ہے۔

مرکبِ بنائی کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتح رہتا ہے سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے، کہ اس کا پہلا حصہ بدلتا رہتا ہے۔

۳- مرکبِ منع صرف: وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کرلیں اور دونوں اسموں کو ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو، جیسے: بَعْلَبَكَّ کہ ایک شہر کا نام ہے، جو بَعْل اور بَكَّ سے مرکب ہے۔ بَعْل ایک بُت کا نام ہے اور بَكَّ بانیٔ شہر بادشاہ کا نام ہے۔

مرکبِ منع صرف کا پہلا حصہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، اور دوسرا حصہ بدلتا رہتا ہے۔

مرکبِ غیر مفید ہمیشہ جملہ کا ایک حصہ ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا، جیسے:

غُلَامُ زَيْدٍ حَاضِرٌ ، جَاءَ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا ، إِبْرَاهِيمُ سَاكِنُ بَعْلَبَكَّ .

ہر ایک کی ترکیب اس طرح ہے

۱- غُلَامُ مضاف، زَيْدٍ مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا، حَاضِرٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲- جَاءَ فعل، أَحَدَ عَشَرَ ممیّز، رَجُلًا تمیز، ممیّز تمیز مل کر فاعل ہوا، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۳- إِبْرَاهِيمُ مبتدا، سَاكِنُ مضاف، بَعْلَبَكَّ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

قَلَمُ زَيْدٍ نَفِيسٌ .

قَامَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا .

خَالِدٌ تَاجِرُ حَضْرَ مَوْتَ .

فصل (۲)

جملہ کے ذاتی وصفاتی اقسام

واضح ہو کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، یا تو وہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ، یا تقدیراً ہوں، جیسے: اِضْرِبْ کہ أَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے، لفظوں میں موجود نہیں۔

جملہ میں دو سے زیادہ بھی کلمے ہوتے ہیں، مگر زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

جب جملہ کے کلمات بہت ہوں تو ''اسم'' و ''فعل'' کو اس میں سے تمیز کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ''معرب'' ہے یا ''مبنی''، ''عامل'' ہے یا ''معمول''۔ اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ کلمات کا تعلق آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح ہے، تاکہ ''مسند'' اور ''مسند الیہ'' ظاہر ہو جائے اور جملہ کے صحیح معنی معلوم ہو سکیں۔

جملہ باعتبار ذات کے چار قسم کا ہوتا ہے

۱-اسمیہ ۲-فعلیہ ۳-شرطیہ ۴-ظرفیہ

۱-اسمیہ: جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ.

۲-فعلیہ: جیسے: قَامَ زَيْدٌ.

۳-شرطیہ: جیسے: إِن تُكْرِمْنِي أُكْرِمْكَ.

۴-ظرفیہ: جیسے: عِنْدِي مَالٌ.

یہ چاروں قسمیں ''اصلِ جملہ'' کہلاتی ہیں۔

باعتبارِ صفت کے جملہ چھ قسم کا ہوتا ہے

۱-مبینہ: جو پہلے کو کھول کر بیان کردے، جیسے: اَلْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ: اسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ، اس مثال میں پہلے جملہ کا مطلب صاف نہیں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کون سی تین قسمیں ہیں، دوسرے جملہ نے اس کو بیان کردیا کہ وہ اسم وفعل وحرف ہیں۔

۲-معلِّلہ: جو پہلے جملہ کی علت بیان کردے، جیسا حدیث شریف میں ہے: «لَا تَصُومُوا فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ؛ فَإِنَّها أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ» ، تم روزہ نہ رکھوان (پانچ) دنوں (عیدین وایامِ تشریق) میں اس لیے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔
اس حدیث شریف کے پہلے جملہ میں پانچ دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا، اور اس کی علت دوسرے جملے میں بیان فرمائی ہے کہ وہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

۳-معترضہ: جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو، جیسے:
قَالَ أَبُوحَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ: «النِّيَّةُ فِي الْوُضُوءِ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ»، اس مثال میں «رَحِمَهُ اللهُ» جملہ معترضہ ہے کہ پہلے اور بعد کے کلام سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔

۴-مستانفہ: وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے، جیسے: اَلْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ، اس کو ''جملہ ابتدائیہ'' بھی کہتے ہیں۔

۵-حالیہ: وہ جملہ ہے جو حال واقع ہو، جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ.

۶-معطوفہ: وہ جملہ ہے جو پہلے جملہ پر عطف کیا جائے، جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ وَذَهَبَ عَمْرٌو.

فصل (۳)

علاماتِ اسم

۱- الف لام یا
۲- یا حرفِ جر اُس کے شروع میں ہو، جیسے: اَلْحَمْدُ، بِزَیْدٍ.
۳- تنوین اُس کے آخر میں ہو، جیسے: زَیْدٌ.
۴- مسند الیہ ہو، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ.
۵- مضاف ہو، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ.
۶- مُصغَّر ہو، جیسے: قُرَیْشٌ، رُجَیْلٌ.
۷- منسوب ہو، جیسے: بَغْدَادِيٌّ، هِنْدِيٌّ.
۸- تثنیہ ہو، جیسے: رَجُلَانِ.
۹- جمع ہو، جیسے: رِجَالٌ.
۱۰- موصوف ہو، جیسے: رَجُلٌ کَرِیْمٌ.
۱۱- تائے متحرک اس سے ملی ہو، جیسے: ضَارِبَةٌ.

فائدہ: واضح ہو کہ فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا، اور فعل کے جو صیغے تثنیہ و جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں، جیسے: فَعَلَا، یَفْعَلَانِ (اُن دو مردوں نے کیا، وہ دو مرد کرتے ہیں)، ایسے ہی فَعَلُوا، یَفْعَلُوْنَ (اُن سب مردوں نے کیا، وہ سب مرد کرتے ہیں)۔ کرنے والے دو مرد یا سب مرد ہیں۔

یہ مطلب نہیں کہ دو کام کیے یا سب کام کیے، کام تو ایک ہی کیا مگر کرنے والے دو

مرد یا سب مرد ہوئے۔ خوب سمجھ لو!

علاماتِ فعل

۱- «قَدْ» اس کے شروع میں ہو، جیسے: قَدْ ضَرَبَ (بے شک اس نے مارا)۔
۲- «س» شروع میں ہو، جیسے: سَيَضْرِبُ (قریب ہے کہ مارے گا وہ)۔
۳- «سَوْفَ» شروع میں ہو، جیسے: سَوْفَ يَضْرِبُ (قریب ہے کہ مارے گا وہ)۔
۴- حرفِ جزم داخل ہو، جیسے: لَمْ يَضْرِبْ.
۵- ضمیر متصل ہو، جیسے: ضَرَبْتُ.
۶- آخر میں تائے ساکن ہو، جیسے: ضَرَبَتْ.
۷- اَمر ہو، جیسے: اِضْرِبْ.
۸- نہی ہو، جیسے: لَا تَضْرِبْ.

[علامتِ حرف]

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم و فعل کی علامت نہ پائی جائے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کلام میں حرف مقصود نہیں ہوتا بلکہ وہ محض ربط کا فائدہ دیتا ہے، اور یہ ربط:
۱- کبھی دو اسموں میں ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ فِي الدَّار. ۲- یا ایک اسم اور ایک فعل میں، جیسے: كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ. ۳- یا دو فعلوں میں، جیسے: أُرِيْدُ أَنْ أُصَلِّيَ.

فصل (۴)

معرب و مبنی

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: ۱- معرب ۲- مبنی

معرب: وہ کلمہ ہے کہ جس کا آخری حرف ہمیشہ بدلتا رہتا ہو۔ پس جس کے سبب سے یہ تبدیلی ہوتی ہے اُس کو ''عامل'' کہتے ہیں، اور جو چیز آخری حرف سے بدلتی ہے اس کو ''اِعراب'' کہتے ہیں۔

اعراب دو قسم کا ہوتا ہے: ۱- حرکتی، جیسے: ''ضمہ، فتحہ، کسرہ''۔ ۲- حرفی، جیسے: ''الف، واو، یا''۔

آخری حرف کو محلّ اعراب کہتے ہیں، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ، اس میں جَاءَ عامل ہے اور زَيْدٌ پر ضمہ ہے، رَأَيْتُ زَيْدًا میں رَأَيْتُ عامل ہے اور زَيْدًا پر فتحہ ہے، اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں «ب» حرفِ جار عامل ہے اور زید پر کسرہ ہے، پس زید معرب ہے، اور زید کا آخری حرف «د» محلِ اعراب ہے اور ضمہ، فتحہ، کسرہ اعراب ہے۔

مبنی: وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے، یعنی عامل کے بدلنے سے اس کی آخری حرکت میں کچھ تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے: جَاءَ هٰذَا، رَأَيْتُ هٰذَا، مَرَرْتُ بِهٰذَا، ان مثالوں میں هٰذَا مبنی ہے کہ ہر حالت میں یکساں ہے:

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار
معرب آں باشد کہ گردد بار بار

مبنی و معرب کے اَقسام

تمام اسموں میں صرف ''اسمِ غیر متمکن'' مبنی ہے۔

اور افعال میں فعلِ ماضی اور امر حاضر معروف اور فعلِ مضارع جس میں ''نون جمع مؤنث'' اور ''نون تاکید'' کا ہو۔

اور تمام حروف مبنی ہیں۔

''اسمِ متمکن'' معرب ہے بشرطے کہ ترکیب میں واقع ہو، ورنہ بلا ترکیب کے مبنی ہوگا۔

''متمکن'' اس لیے کہتے ہیں کہ «تمکن» کے معنی ہیں: جگہ دینا، اور چوں کہ یہ اسم اعراب کو جگہ دیتا ہے اس لیے اس کو ''متمکن'' کہتے ہیں۔ اور یہ مبنی اصل کے مُشابہ بھی نہیں ہوتا۔

فعلِ مضارع معرب ہے بشرطے کہ ''نونِ جمع مؤنث'' اور ''نونِ تاکید'' سے خالی ہو۔

پس اِن دو قسموں کے علاوہ اور معرب نہیں ہوتا، یعنی ایک: تو وہ اسم جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو، اور ایک: فعلِ مضارع جو ''نونِ جمع مؤنث'' اور ''نونِ تاکید'' سے خالی ہو۔

اسمِ غیر متمکّن: ''وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو''۔

مبنی اصل تین ہیں: ۱- فعل ماضی ۲- امر حاضر معروف ۳- تمام حروف۔

اور یہ مشابہت کئی طرح سے ہوتی ہے:

۱- یا تو اسم میں مبنی اصل کے معنی پائے جائیں، جیسے: أَيْنَ میں ہمزۂ استفہام کے معنی پائے جاتے ہیں، اور ہمزۂ استفہام حرف مبنی الاصل ہے۔ اور هَيْهَاتَ میں ماضی کے

معنی ہیں، اور رُوَیْدَ امر حاضر کے معنوں میں ہے، اور ماضی و امر مبنی الاصل ہیں۔

۲ - یا جیسے حرف محتاج ہوتا ہے ایسے ہی اسمِ غیر متمکّن میں احتیاج پائی جاتی ہے، جیسے: اسمائے موصولہ و اسمائے اشارہ، کہ یہ صلہ اور مُشار الیہ کے محتاج ہیں۔

۳ - یا اسمِ غیر متمکّن میں تین حروف سے کم ہوں، جیسے: مَنْ، ذَا.

۴ - یا اس کا کوئی حصہ حرف کو شامل ہو، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ، کہ اصل میں أَحَدٌ وَعَشَرٌ تھا۔

فصل (۵)

اسمِ غیر متمکن کے اقسام

''اسمِ غیر متمکن'' یا ''مبنی'' کی آٹھ قسمیں ہیں:

۱- مضمرات ۲- اسمائے موصولہ ۳- اسمائے اشارہ ۴- اسمائے افعال

۵- اسمائے اصوات ۶- اسمائے ظروف ۷- اسمائے کنایات ۸- مرکبِ بنائی

۱- مضمرات کی پانچ قسمیں ہیں:

۱- مرفوع متصل ۲- مرفوع منفصل ۳- منصوب متصل ۴- منصوب منفصل

۵- مجرور متصل

ضمیرِ مرفوع متصل: (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) چودہ ہیں:

ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا	ضَرَبْتَ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمَا
ضَرَبْتُنَّ	ضَرَبَ	ضَرَبَا	ضَرَبُوا	ضَرَبَتْ	ضَرَبَتَا	ضَرَبْنَ

ضمیرِ مرفوع منفصل: (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں:

أَنَا	نَحْنُ	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنْتِ	أَنْتُمَا
أَنْتُنَّ	هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِيَ	هُمَا	هُنَّ

تنبیہ: ''ضمیر مرفوع'' علاوہ فاعل کے دوسرے مرفوعات کے لیے بھی آتی ہے، یہاں آسانی کے لیے صرف فاعل کا ذکر کیا گیا۔

ضمیرِ منصوب متصل: (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) چودہ ہیں:

ضَرَبَنِي	ضَرَبَنَا	ضَرَبَكَ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَكِ	ضَرَبَكُمَا
ضَرَبَكُنَّ	ضَرَبَهُ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُنَّ

ترکیب: «ضَرَبَ» فعل، اس میں ضمیر «هُوَ» کی اس کا فاعل، ''نون'' وقایہ کا، ''یا'' ضمیر متکلم مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضمیرِ منصوب منفصل: (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) چودہ ہیں:

إِيَّايَ	إِيَّانَا	إِيَّاكَ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمْ	إِيَّاكِ	إِيَّاكُمَا
إِيَّاكُنَّ	إِيَّاهُ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمْ	إِيَّاهَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُنَّ

تنبیہ: ''ضمیر منصوب'' علاوہ مفعول کے دوسرے منصوبات کے لیے بھی آتی ہے، یہاں آسانی کے لیے صرف مفعول کا ذکر کیا گیا۔

ضمیر مجرور متصل: بھی چودہ ہیں، اور یہ دو طرح کی ہوتی ہے:

ایک: تو وہ جس پر حرفِ جر داخل ہو، دوسری: وہ جس پر مضاف داخل ہو۔

ضمیرِ مجرور بحرفِ جر:

لِي	لَنَا	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ	لَكِ	لَكُمَا
لَكُنَّ	لَهُ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ

ضمیرِ مجرور باضافت:

دَارِي	دَارُنَا	دَارُكَ	دَارُكُمَا	دَارُكُمْ	دَارُكِ	دَارُكُمَا
دَارُكُنَّ	دَارُهُ	دَارُهُمَا	دَارُهُمْ	دَارُهَا	دَارُهُمَا	دَارُهُنَّ

فائدہ: کبھی جملہ سے پہلے ضمیرِ غائب بغیر مرجع کے واقع ہوتی ہے، پس اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو "ضمیرِ شان" کہتے ہیں، اور اگر ضمیر مؤنث کی ہے تو "ضمیرِ قصہ"، اور اس ضمیر کے بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے، جیسے: إِنَّهُ زَيْدٌ قَائِمٌ (تحقیق شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے) اور إِنَّها زَيْنَبُ قَائِمَةٌ (تحقیق قصہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے)۔

۲- اسمائے موصولہ:

الَّذِي وہ ایک مرد کہ	اللَّذَانِ وہ دو مرد کہ	اللَّذَيْنِ وہ دو مرد کہ	الَّذِينَ وہ سب مرد کہ	—
الَّتِي وہ ایک عورت کہ	اللَّتَانِ وہ دو عورتیں کہ	اللَّتَيْنِ وہ دو عورتیں کہ	اللَّاتِي وہ سب عورتیں کہ	اللَّوَاتِي وہ سب عورتیں کہ
مَا	مَنْ	أَيٌّ	أَيَّةٌ	—

اور "الف لام" بمعنی الَّذِي اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول میں، جیسے: الضَّارِبُ بمعنی الَّذِي ضَرَبَ اور الْمَضْرُوبُ بمعنی الَّذِي ضُرِبَ۔

اور ذُو بمعنی الَّذِي قبیلہ بنی طی کی زبان میں، جیسے: جَاءَ ذُو ضَرَبَكَ، یعنی الَّذِي ضَرَبَكَ.

أَيٌّ وَأَيَّةٌ معرب ہیں، اور بغیر اضافت کے اِن کا استعمال نہیں ہوتا۔

فائدہ: اسمِ موصول وہ اسم ہے جو جملہ کا پورا جزو بغیر صِلہ کے نہیں ہوتا، اور صِلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے کہ جس میں ضمیر موصول کی طرف لوٹنے والی ہوتی ہے، جیسے: جَاءَ الَّذِي أَبُوهُ عَالِمٌ (آیا وہ شخص کہ جس کا باپ عالم ہے)۔

ترکیب: جَاءَ فعل، الَّذِي اسم موصول، أَبُو مضاف، «هُ» ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، عَالِمٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صِلہ ہوا، صِلہ موصول مل کر فاعل، جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

جَاءَ الَّذِي ضَرَبَكَ. رَأَيْتُ اللَّذَيْنِ ضَرَبَاكَ. مَرَرْتُ بِالَّذِينَ ضَرَبُوكَ.

أَكْرِمْ مَنْ أَكْرَمَكَ. قَرَأْتُ مَا كَتَبْتَ.

۳- اسمائے اِشارہ: دو قسم پر ہیں: ۱- اِشارہ قریب ۲- اِشارہ بعید

اِشارہ قریب یہ ہیں:

هَذَا	هَذَانِ	هَذِهِ	هَاتَانِ	هَؤُلَاءِ
یہ ایک مرد	یہ دو مرد	یہ ایک عورت	یہ دو عورتیں	یہ سب مرد یا سب عورتیں

اِشارہ بعید یہ ہیں:

ذَلِكَ	ذَانِكَ	تِلْكَ	تَانِكَ	أُولَائِكَ
وہ ایک مرد	وہ دو مرد	وہ ایک عورت	وہ دو عورتیں	وہ سب مرد یا سب عورتیں

فائدہ: جس کی طرف اِشارہ کیا جائے اُسے ''مُشار الیہ'' کہتے ہیں، جیسے: هَذَا الْقَلَمُ نَفِيسٌ.

ترکیب: هَذَا اِسم اِشارہ، الْقَلَمُ مُشار الیہ، اشارہ مُشار الیہ مل کر مبتدا ہوا، نَفِيسٌ خبر، مبتدااور خبرمل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

ترکیب کرو

هَذَا الْبَيْتُ قَدِيْمٌ. هَؤُلاءِ إِخْوَانُ سَعِيدٍ. هَذِهِ الْمَرْأَةُ صَالِحَةٌ.
هَاتَانِ الْبِنْتَانِ أُخْتَانِ. أُولَائِكَ طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ.

۴-اَسمائے اَفعال: وہ اسم جو فعل کے معنی میں ہوں۔ان کی دو قسمیں ہیں:

(۱) بمعنی امر حاضر جیسے:

رُوَيْدَ	بَلْهَ	حَيَّهَلْ	هَلُمَّ	دُونَكَ	عَلَيْكَ	هَا
چھوڑ	چھوڑ	متوجہ ہو	آؤ	لے	لازم پکڑ	پکڑ

(۲) بمعنی فعل ماضی جیسے:

هَيْهَاتَ (دور ہوا)	شَتَّانَ (جدا ہوا)	سَرْعَانَ (جلدی کی)

۵-اَسمائے اَصوات: أُحْ أُحْ (کھانسی کی آواز)، أُفْ (آوازِ درد)، بَخٍّ (آوازِ شادی)، نَخَّ (اونٹ بٹھانے کی آواز)، غَاقِ (آوازِ زاغ)۔

۶-اَسمائے ظروف:

(۱) ظرفِ زمان: جیسے: إِذْ، إِذَا، مَتٰى، كَيْفَ، أَيَّانَ، أَمْسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ،

قَبْلُ، بَعْدُ.

إِذْ: ماضی کے واسطے ہے اگرچہ مستقبل پر داخل ہو، اور اس کے بعد جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں آسکتے ہیں، جیسے: جِئْتُكَ إِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَإِذِ الشَّمْسُ طَالِعَةٌ.

إِذَا: یہ مستقبل کے واسطے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ﴾ اور آتِيْكَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، اور کبھی مُفاجات کے واسطے بھی آتا ہے، جیسے: خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ (میں نکلا پس اچانک درندہ کھڑا تھا)۔

مَتَى: یہ شرط اور استفہام کے لیے آتا ہے، جیسے: مَتَى تَصُمْ أَصُمْ (جب تو روزہ رکھے گا میں روزہ رکھوں گا) یہ شرط کی مثال ہے، اور مَتَى تُسَافِرُ؟ (تو کب سفر کرے گا؟) یہ استفہام کی مثال ہے۔

كَيْفَ: یہ حال دریافت کرنے کے واسطے آتا ہے، جیسے: كَيْفَ أَنْتَ؟ أَيْ فِي أَيِّ حَالٍ أَنْتَ؟ (تو کس حال میں ہے؟)۔

أَيَّانَ: یہ وقت دریافت کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿أَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ﴾ (کون سا دن ہے جزا کا؟)۔

أَمْسِ: جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ أَمْسِ. (آیا میرے پاس زید کل)۔

مُذْ ومُنْذُ: یہ دونوں کام کی ابتدائی مدت بتاتے ہیں، جیسے: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔ اور پوری مدت کے لیے بھی آتے ہیں، جیسے: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمَيْنِ (میں نے اُس کو دو دن سے نہیں دیکھا)۔

قَطُّ: یہ ماضی منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: مَا ضَرَبْتُهُ قَطُّ (میں نے اس کو ہرگز نہیں مارا)۔

عَوْضُ: یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے، جیسے: لَا أَضْرِبُهُ عَوْضُ (میں اُسے کبھی نہیں ماروں گا)۔

قَبْلُ و بَعْدُ: جب کہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ متکلم کی نیت میں ہو، نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ﴾ أَي مِنْ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ وَمِنْ بَعْدِ كُلِّ شَيْءٍ، اور جیسے: أَنَا حَاضِرٌ مِنْ قَبْلُ یعنی: منْ قَبْلِكَ، مَتَى تَجِيْئُنَا بَعْدُ یعنی: بَعْدَ هٰذَا.

(۲) ظرفِ مکان: حَيْثُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، تَحْتُ، فَوْقُ، عِنْدَ، أَيْنَ، لَدَى، لَدُنْ.

حَيْثُ: اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ یعنی: اِجْلِسْ مَكَانَ جُلُوْسِ زَيْدٍ.

قُدَّامُ و خَلْفُ: جیسے: قَامَ النَّاسُ قُدَّامُ وَخَلْفُ، یعنی قُدَّامَهُ وَخَلْفَهُ.

تَحْتُ وفَوْقُ: جیسے :جَلَسَ زَيْدٌ تَحْتُ وَصَعِدَ عَمْرٌو فَوْقُ، أَيْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَفَوْقَ الشَّجَرَةِ مَثَلًا.

عِنْدَ: جیسے: الْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ (مال زید کے پاس ہے)۔

أَيْنَ وأَنّٰى: خواہ استفہام کے لیے آئیں، جیسے: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ (تو کہاں جاتا ہے؟)، أَنّٰى تَقْعُدُ؟ (تو کہاں بیٹھے گا؟) یا شرط کے لیے، جیسے: أَنّٰى تَجْلِسْ أَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)، اور أَنّٰى تَذْهَبْ أَذْهَبْ (جہاں تو جائے گا میں جاؤں گا)۔ اور «أَنّٰى» «كَيْفَ» کے معنی میں بھی آتا ہے جب کہ فعل کے بعد آئے، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ أَي كَيْفَ شِئْتُمْ، (پس آؤ تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو)۔

لَدَى ولَدُنْ: یہ دونوں عِنْدَ کے معنی میں آتے ہیں، اور فرق عِنْدَ اور اِن

دونوں میں یہ ہے کہ عِنْدَ میں شئ کا قبضہ اور مِلک میں ہونا کافی ہے، ہر وقت پاس رہنا ضروری نہیں، جیسے: اَلْمَالُ عِنْدَ زَيْدٍ (مال زید کے پاس ہے) خواہ مال خزانہ میں ہو یا اس کے پاس حاضر ہو، اور اَلْمَالُ لَدَى زَيْدٍ اُس وقت کہیں گے جب مال زید کے پاس حاضر ہو۔ پس عِنْدَ عام ہے اور لَدَى ولَدُنْ خاص ہے، خوب سمجھ لو!

فائدہ (۱): قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، فَوْقُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، حَيْثُ، قَطُّ، عَوْضُ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور أَيَّانَ، كَيْفَ، أَيْنَ فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور أَمْسِ کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ باقی ظروف سکون پر۔

فائدہ (۲): ظروف غیر مبنی جب جملہ یا «إِذْ» کی طرف مضاف ہوں تو ان کا فتحہ پر مبنی ہونا جائز ہے، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ﴾ تو یہاں يَوْمُ کو مفتوح پڑھنا جائز ہے، جیسے: يَوْمَئِذٍ، حِيْنَئِذٍ.

۷- اسمائے کنایات: یعنی وہ اسم جو شئے مبہم پر دلالت کریں، جیسے: كَمْ، كَذَا کنایہ ہے عدد سے، اور كَيْتَ، ذَيْتَ کنایہ ہے بات سے۔

۸- مرکبِ بنائی: جیسے: أَحَدَ عَشَرَ.

فصل (٦)

اسم منسوب

اسم کے آخر میں نسبت کے لیے ''یائے مشدّ د'' اور اس سے پہلے کسرہ زیادہ کرنے سے جو اسم بنتا ہے اس کو ''اسم منسوب'' کہتے ہیں۔

اسم کے آخر میں ''یائے نسبت'' لگانے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کسی شئے کا تعلق ہے، جیسے: بَغْدَادِيٌّ (بغداد کا رہنے والا، یا بغداد کی پیدا ہوئی چیز) اور هِنْدِيٌّ (ہند کا رہنے والا یا ہند کی پیدا ہوئی چیز)، صَرَفِيٌّ. (علم صرف کا جاننے والا)، نَحْوِيٌّ. (علمِ نحو کا جاننے والا)۔

ذیل میں نسبت کے چند ضروری قاعدے لکھے جاتے ہیں:

۱- ''الف مقصورہ'' جب کلمہ میں تیسری یا چوتھی جگہ واقع ہو تو ''واؤ'' سے بدل جاتا ہے، جیسے عِيْسٰى سے عِيْسَوِيٌّ اور مَوْلٰى سے مَوْلَوِيٌّ، اور اگر ''الف مقصورہ'' پانچویں جگہ ہو تو گر جاتا ہے، جیسے: مُصْطَفٰى سے مُصْطَفِيٌّ.

۲- ''الف ممدودہ'' کا دوسرا الف، ''واؤ'' سے بدل جاتا ہے، جیسے: سَمَاءٌ سے سَمَاوِيٌّ اور بَيْضَاءُ سے بَيْضَاوِيٌّ.

۳- جس اسم میں ''یائے مشدد'' پہلے ہی سے موجود ہو وہاں ''یائے نسبت'' لگانے کی ضرورت نہیں، جیسے: شَافِعِيٌّ (ایک امام کا نام ہے)، اور شَافِعِيٌّ (مذہبِ شافعی رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں)۔

۴- جب اسم میں ''تائے تانیث'' ہوتو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے، جیسے: كُوفَةٌ سے كُوفِيٌّ اور مَكَّةٌ سے مَكِّيٌّ. ایسے ہی جو اسم فَعِيلَةٌ اور فُعَيْلَةٌ کے وزن پر ہو اس کی «ة» بھی گر جاتی ہے، جیسے: مَدِينَةٌ سے مَدَنِيٌّ اور جُهَيْنَةٌ سے جُهَنِيٌّ.

۵- جو اسم فَعِيلٌ کے وزن پر ہو اور اُس کے آخر میں ''یائے مشدد'' ہو تو پہلی ''یا'' کو دور کر کے ''واؤ'' سے بدلیں گے اور ''واؤ'' سے پہلے فتحہ دے کر آخر میں ''یائے نسبت'' لگادیں گے، جیسے: عَلِيٌّ سے عَلَوِيٌّ اور نَبِيٌّ سے نَبَوِيٌّ.

٦- اگر ''یا'' چوتھی جگہ بعدِ کسرہ واقع ہو تو ''یا'' کو دور کرنا اور ''واؤ'' سے بدلنا دونوں جائز ہیں، جیسے: دِهْلِي سے دِهْلِيٌّ اور دِهْلَوِيٌّ.

۷- اگر کسی اسم کے آخر سے حرفِ اصلی حذف کر دیا گیا ہو تو نسبت کے وقت واپس آجاتا ہے، جیسے: أَخٌ سے أَخَوِيٌّ، اور أَبٌ سے أَبَوِيٌّ، اور دَمٌ سے دَمَوِيٌّ.

۸- بعض الفاظ کی نسبت خلافِ قیاس آتی ہے، جیسے: نُورٌ سے نُورَانِيٌّ، حَقٌّ سے حَقَّانِيٌّ، رَيْ سے رَازِيٌّ، بَادِيَةٌ سے بَدَوِيٌّ.

فصل (۷)

اسمِ تصغیر

جس اسم میں چھوٹائی یا حقارت کے معنی پائے جائیں اُسے ''اسمِ تصغیر'' کہتے ہیں۔

تصغیر کے ضروری قاعدے

۱- تین حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ اور عَبْدٌ سے عُبَیْدٌ.

۲- چار حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ.

۳- پانچ حرفی اسم کی تصغیر فُعَیْعِیلٌ کے وزن پر آتی ہے، بشرطے کہ اس کا چوتھا حرف مدّہ ولین ہو، جیسے: قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیسٌ، اور اگر چوتھا حرف مدّہ ولین نہ ہو تو اس کا پانچواں حرف حذف کرکے، تصغیر بھی فُعَیْعِلٌ کے وزن پر کرتے ہیں، جیسے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ.

فائدہ (۱): مؤنثِ سماعی کی «ۃ» تصغیر میں ظاہر ہوجاتی ہے، جیسے: أَرْضٌ سے أُرَیْضَةٌ اور شَمْسٌ سے شُمَیْسَةٌ.

فائدہ (۲): جس کا آخری حرف حذف ہوگیا ہو وہ تصغیر میں واپس آجاتا ہے، جیسے: ابْنٌ سے بُنَيٌّ، ابْنٌ اصل میں بَنْوٌ تھا۔

فصل (۸)

معرفہ ونکرہ

اسم کی باعتبار عموم وخصوص کے دو قسمیں ہیں: ۱-معرفہ ۲-نکرہ

معرفہ: وہ اسم ہے جو خاص چیز کے لیے بنایا گیا ہو، اس کی سات قسمیں ہیں:

۱-ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، جیسے: هُوَ، أَنْتَ، أَنَا، نَحْنُ.

۲-عَلَم: جو کسی خاص شہر یا خاص آدمی یا چیز کا نام ہو، جیسے: زَيْدٌ، دِهلِيٌّ، زَمْزَمْ.

۳-اسمِ اشارہ: یعنی وہ اسم جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: هذَا، ذٰلِكَ.

۴-اسمِ موصول: یعنی وہ اسم جو صلہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جزو بن سکے، جیسے: الَّذِي، الَّتِي.

۵-معرّف باللام: یعنی وہ اسم جو نکرہ پر ''الف و لام'' داخل کر کے معرفہ بنایا گیا ہو، جیسے: الرَّجُلُ.

۶- وہ اسم جو اِن پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔مثالیں بالترتیب یہ ہیں:

غُلَامُهُ، فَرَسُكَ، كِتَابِي، غُلَامُ زَيْدٍ، سَاكِنُ الدِّهلِيِّ، مَاءُ زَمْزَمَ، كِتَابُ هٰذَا، فَرَسُ ذٰلِكَ، غُلَامُ الَّذِي عِنْدَكَ، بِنْتُ الَّتِي ذَهَبَتْ، قَلَمُ الرَّجُلِ.

۷-معرفہ بہ ندا: یعنی وہ اسم جو پکارنے کی وجہ سے معرفہ بن جائے، جیسے: يَا رَجُلُ!
اس میں «يَا» حرفِ ندا اور «رَجُلٌ» منادٰی ہے۔

نکرہ: وہ اسم ہے جو غیر معیّن یعنی عام چیز کے لیے بنایا گیا ہو، جیسے: فَرَسٌ کہ کسی خاص گھوڑے کا نام نہیں بلکہ ہر گھوڑے کو عربی میں فَرَسٌ کہتے ہیں، اور جب فَرَسُ زَيْدٍ یا فَرَسُ هَذَا کہہ دیا تو خاص ہو کر معرفہ بن گیا۔

فصل (۹)

مذکّر ومؤنّث

باعتبارِ جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱- مذکر ۲- ومؤنث

مذکر: وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی نہ لفظی ہو نہ تقدیری، جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ.

مؤنث: وہ اسم ہے کہ جس میں علامت تانیث کی لفظی یا تقدیری موجود ہو۔

باعتبارِ علامت کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں:

۱- قیاسی ۲- وسماعی

۱-مؤنثِ قیاسی: وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو۔

تانیث کی لفظی علامات تین ہیں:

۱- «ة» خواہ حقیقتاً ہو، جیسے: طَلْحَة، یا حکماً، جیسے: عَقْرَبُ اس میں چوتھا حرف ''تائے تانیث'' کے حکم میں ہے۔

۲-الف مقصورہ زائدہ، جیسے: حُبْلٰى، صُغْرٰى، كُبْرٰى.

۳-الف ممدودہ، جیسے: حَمْرَاءُ، بَيْضَاءُ.

۲-مؤنثِ سماعی: وہ ہے جس میں علامت تانیث کی مقدر ہو، جیسے: أَرْضٌ وشَمْسٌ کہ اصل میں أَرْضَةٌ وشَمْسَةٌ تھا، کیوں کہ ان کی تصغیر أُرَيْضَةٌ وشُمَيْسَةٌ ہے، اور تصغیر سے اس کی اصلی حالت ظاہر ہوجاتی ہے۔

پس ایسی مؤنث کو جس میں «ۃ» ظاہر میں موجود نہ ہو اور اصل میں پائی جاتی ہو، ''مؤنثِ سماعی'' کہتے ہیں۔

باعتبارِ ذات کے مؤنث کی دو قسمیں ہیں:

۱-حقیقی ۲-لفظی

۱-مؤنثِ حقیقی: وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر ہو، خواہ علامت تانیث کی موجود ہو یا نہ ہو، جیسے: اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ، اور أَتَانٌ (گدھی) کہ اس کے مقابلہ میں حِمَارٌ (گدھا) ہے۔

۲-مؤنثِ لفظی: وہ ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو، جیسے: ظُلْمَةٌ، عَيْنٌ کہ اس کی تصغیر عُيَيْنَةٌ ہے۔

فصل (۱۰)

واحد، تثنیہ، جمع

اسم کی باعتبار تعدد کے تین قسمیں ہیں: ۱-واحد ۲-تثنیہ ۳-جمع

واحد: وہ ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)، امْرَأَةٌ (ایک عورت)۔

تثنیہ: وہ ہے جو دو پر دلالت کرے، اور یہ صیغہ واحد کے آخر میں "نون مکسور"، اور "نون" سے پہلے یائے ماقبل مفتوح یا الف ماقبل مفتوح زیادہ کرنے سے بنتا ہے، جیسے: رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ.

جمع: وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تغیر کرنے سے بنتا ہے۔ اور یہ زیادتی یا تو لفظاً ہوتی ہے، جیسے: رِجَالٌ، مُسْلِمُونَ، یا تقدیراً، جیسے: فُلْكٌ بروزنِ قُفْلٌ (ایک کشتی)، اور فُلْكٌ بروزنِ أُسْدٌ (کشتیاں)۔

جمع کی قسمیں

باعتبار لفظ کے "جمع" کی دو قسمیں ہیں:

۱-جمع مکسر ۲-جمع سالم

جمع مکسر: وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے، جیسے رِجَالٌ کہ اس میں واحد کا صیغہ رَجُلٌ سلامت نہیں رہا، بلکہ اس کے حرفوں کی ترتیب بیچ میں "الف" آجانے سے ٹوٹ گئی۔ اس جمع کو "جمع تکسیر" بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے۔اس کی دو قسمیں ہیں:

۱-جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے جس میں ''واؤ'' ماقبل مضموم اور ''نونِ مفتوح'' ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہو، جیسے: مُسْلِمِينَ.

۲-جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جس کے آخر میں ''الف'' اور ''تائے تانیث'' ہو، جیسے: مُسْلِمَاتٌ.

باعتبار معنی کے ''جمع'' کی دو قسمیں ہیں: ۱-جمع قلت ۲-جمع کثرت

جمع قلت: وہ ہے جو دس سے کم پر بولی جائے،اس کے چار وزن ہیں:

۱- أَفْعُلٌ جیسے: أَكْلُبٌ (جمع كَلْبٌ کی)۔

۲- أَفْعَالٌ جیسے: أَقْوَالٌ (جمع قَوْلٌ کی)۔

۳- أَفْعِلَةٌ جیسے: أَطْعِمَةٌ (جمع طَعَامٌ کی)۔

٤- فِعْلَةٌ جیسے: غِلْمَةٌ (جمع غُلَامٌ کی)۔

اور جمع سالم بغیر ''الف و لام'' کے جمع قلت میں داخل ہے، جیسے: عَاقِلُونَ، عَاقِلَاتٌ.

جمع کثرت: وہ ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر بولی جائے،اس جمع کے وزن ''جمع قلت'' کے مذکورہ اوزان کے علاوہ ہیں، اِن میں سے دس مشہور وزن لکھے جاتے ہیں:

وزن	واحد	جمع	وزن	واحد	جمع
۱- فِعَالٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ	۲- فُعَلَاءُ	عَالِمٌ	عُلَمَاءُ

٣- أَفْعِلَاءُ	نَبِيٌّ	أَنْبِيَاءُ	٧- فَعْلٰى	مَرِيضٌ	مَرْضٰى
٤- فُعُلٌ	رَسُولٌ	رُسُلٌ	٨- فَعَلَةٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ
٥- فُعُولٌ	نَجْمٌ	نُجُومٌ	٩- فِعَلٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ
٦- فُعَّالٌ	خَادِمٌ	خُدَّامٌ	١٠- فِعْلَانٌ	غُلَامٌ	غِلْمَانٌ

فائدہ: اَسمائے رباعی وخماسی کی جمع اکثر ''منتہی الجموع'' کے وزن پر آتی ہے، اور اس کے مشہور وزن تین ہیں:

۱- مَفَاعِلُ جیسے: مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ.

۲- مَفَاعِيلُ جیسے: مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِيحُ.

۳- فَعَائِلُ جیسے: رِسَالَةٌ سے رَسَائِلُ.

منتہی الجموع: وہ جمع ہے کہ جس میں ''الفِ جمع'' کے بعد دو حرف ہوں، جیسے: مَسَاجِدُ، یا ایک حرف مشدد ہو، جیسے: دَوَابُّ، یا تین حرف ہوں اور بیچ کا حرف ساکن ہو، جیسے: مَفَاتِيحُ.

فائدہ (۱): بعض ''جمع'' واحد کے غیر لفظ سے آتی ہے، جیسے: امْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ، اور ذُو کی جمع أُولُو.

فائدہ (۲): کبھی واحد ''اسمِ جمع'' کے معنی دیتا ہے، جیسے: قَوْمٌ، رَهْطٌ، رَكْبٌ ان کو ''اسمِ جمع'' کہتے ہیں۔

فائدہ (۳): بعض الفاظ کی جمع خلافِ قیاس آتی ہے، جیسے: أُمٌّ کی أُمَّهَاتٌ، فَمٌ کی أَفْوَاهٌ، مَاءٌ کی مِيَاهٌ، إِنْسَانٌ کی أُنَاسٌ، شَاةٌ کی شِيَاهٌ.

فصل (۱۱)

مُنصَرِف، غیر مُنصَرِف

اسم معرب کی دوقسمیں ہیں: ۱-منصرف ۲-غیر منصرف

منصرف: وہ اسم ہے جس میں اَسبابِ منع صرف میں سے کوئی سبب نہ ہو، اور اس پر تینوں حرکتیں اور تنوین آتی ہو، جیسے: زَیْدٌ۔

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اَسبابِ منع صرف میں سے دو سبب ہوں، یا ایک ایسا سبب ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو، اور جس پر تنوین اور کسرہ نہ آتا ہو۔

اسبابِ منع صرف نو ہیں:

۱-عدل ۲-وصف ۳-تانیث ۴-معرفہ ۵-عُجمہ
۶-جمع ۷-ترکیب ۸-وزنِ فعل ۹-الف ونون زائدتان

جن کا مجموعہ ذیل کے دو شعروں میں بیان کردیا گیا ہے:

عَدْلٌ وَوَصْفٌ وَتَأْنِيثٌ وَمَعْرِفَةٌ وَعُجْمَةٌ ثُمَّ جَمْعٌ ثُمَّ تَرْكِيبُ
وَالنُّوْنُ زَائِدَةٌ مِنْ قَبْلِهَا أَلِفٌ وَوَزْنُ فِعْلٍ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَقْرِيبُ

ہر ایک کی مثال یہ ہے:

۱- عُمَرُ میں دو سبب ہیں: عدل ومعرفہ۔ ۲- ثُلَاثُ میں دو سبب ہیں: وصف وعدل۔
۳- طَلْحَةُ میں دو سبب ہیں: تانیث ومعرفہ۔ ۴- زَيْنَبُ میں دو سبب ہیں: معرفہ وتانیث۔
۵- إِبْرَاهِيمُ میں دو سبب ہیں: عجمہ ومعرفہ۔ ۶- مَسَاجِدُ میں دو سبب[1] ہیں: جمع ومنتہی الجموع۔

---

[1] دراصل اس میں ایک سبب ہے جو دو کے قائم مقام ہے۔

۷- بَعْلَبَكَّ میں دوسبب ہیں: ترکیب ومعرفہ۔

۸- أَحْمَدُ میں دوسبب ہیں: وزنِ فعل ومعرفہ۔

۹- سَكْرَانُ میں دوسبب ہیں: الف ونون زائدتان ووصف۔

فائدہ (۱): نحویوں کی اصطلاح میں ایک اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلے جانے کو "عدل" کہتے ہیں۔ یہ دوطرح کا ہوتا ہے: ۱- عدلِ تحقیقی ۲- عدلِ تقدیری۔

۱- عدلِ تحقیقی: وہ ہے جس کی واقعی کوئی اصل ہو، جیسے: ثُلَاثُ کہ اس کے معنی ہیں "تین تین" اس سے معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ ہے۔

۲- عدلِ تقدیری: وہ ہے کہ جس کی اصل واقعی نہ ہو بلکہ مان لی گئی ہو، جیسے: عُمَرُ کہ یہ لفظ عرب میں غیر منصرف مستعمل ہوتا ہے، لیکن اس میں غیر منصرف ہونے کا صرف ایک سبب معرفہ پایا جاتا ہے، اس لیے استعمال کا لحاظ کر کے اس کی اصل عَامِرٌ مان لی گئی ہے۔

فائدہ (۲): "عجمہ" وہ اسم ہے جو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں عَلَم ہو، اور تین حرف سے زائد ہو، جیسے: إِبْرَاهِيمُ، یا تین حرفی ہو اور درمیان کا حرف متحرک ہو، جیسے: شَتَرُ (ایک قلعہ کا نام ہے)۔

فائدہ (۳): "الف ونون زائدتان" اگر اسم کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ وہ اسم عَلَم ہو، جیسے: عُثْمَانُ وعِمْرَانُ وسَلْمَانُ. پس سَعْدَانٌ غیر منصرف نہیں، کیوں کہ وہ عَلَم نہیں، بلکہ جنگلی گھاس کو کہتے ہیں۔

اور اگر "الف ونون زائدتان" صفت کے آخر میں ہوں تو شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے: سَكْرَانُ غیر منصرف ہے، اس لیے کہ اس کی

مؤنث سَکرَانَۃٌ نہیں آتی۔ اور نَدْمَانٌ غیر منصرف نہیں ہے، اس لیے کہ اس کی مؤنث نَدْمَانَۃٌ آتی ہے۔

فائدہ (۴): وزنِ فعل سے یہ مطلب ہے کہ اسم فعل کے وزن پر ہو، جیسے: أَحْمَدُ «أَفْعَلُ» کے وزن پر ہے۔

فائدہ (۵): ہر ایک غیر منصرف جب کہ اس پر "الف لام" آئے یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس کو حالتِ جرّی میں کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے: صَلَّيْتُ فِي مَسَاجِدِهِمْ، وَذَهبْتُ إِلَى الْمَقَابِرِ.

علم النحو

فصل (۱۲)

مرفوعات

مرفوعات آٹھ ہیں:

۱- فاعل
۲-مفعول مالم یسم فاعلہ
۳- مبتدا
۴- خبر
۵- «إنَّ» وغیرہ کی خبر
۶- «ما» و«لا» کا اسم
۷- «کانَ» وغیرہ کا اسم
۸- لائے نفیِ جنس کی خبر۔

۱۔فاعل

وہ ہے کہ جس کی طرف فعل کی نسبت اس طرح ہوتی ہے کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے، جیسے: قَامَ زَيْدٌ، ضَرَبَ عَمْرٌو.

فاعل دو طرح کا ہوتا ہے: ۱- ظاہر ۲-مضمر، جیسے: قَامَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ فاعل اسمِ ظاہر ہے، اور ضَرَبْتُ میں فاعل ضمیر ہے۔

ضمیر بھی دو قسم کی ہوتی ہے:

۱-ضمیر بارز (ظاہر) جیسے:

ضَرَبْتُنَّ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتَ
ضَرَبْنَ	ضَرَبَتَا	ضَرَبُوا	ضَرَبَا	ضَرَبْنَا	ضَرَبْتُ

۲-ضمیر مستتر (پوشیدہ) جیسے: ضَرَبَ میں هُوَ، اور ضَرَبَتْ میں هِيَ. ایسے ہی

يَضْرِبُ واحد مذکر غائب میں هُوَ، تَضْرِبُ واحد مؤنث غائب میں هِيَ، تَضْرِبُ واحد مذکر حاضر میں أَنْتَ اور أَضْرِبُ واحد متکلم میں أَنَا، نَضْرِبُ تثنیہ وجمع متکلم میں نَحْنُ مستتر ہے۔

اور تثنیہ کے چاروں صیغوں يَضْرِبَانِ، تَضْرِبَانِ وغیرہ میں ''الف''، اور يَضْرِبُونَ وَتَضْرِبُونَ میں ''واؤ''، اور يَضْرِبْنَ تَضْرِبْنَ میں ''نون''، اور تَضْرِبِينَ میں ''یا'' بارز ہے، خوب سمجھ لو!

فائدہ (۱): جب فعل کا فاعل ظاہر ہو، مؤنث حقیقی ہو، اور فعل فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ نہ ہو، یا فاعل مؤنث کی ضمیر ہو تو دونوں صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے، جیسے: قَامَتْ هِنْدٌ، وَهِنْدٌ قَامَتْ.

ترکیب: هِنْدٌ قَامَتْ کی اس طرح ہوگی: هِنْدٌ مبتدا، قَامَتْ فعل، اس میں ضمیر هِيَ مستتر، وہ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اور جب کہ فاعل ظاہر مؤنثِ حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کچھ فاصلہ ہو، یا فاعل ظاہر مؤنثِ غیر حقیقی ہو، یا فاعل ظاہر جمع مکسّر ہو تو ان تینوں صورتوں میں فعل مؤنث بھی آسکتا ہے اور مذکر بھی، جیسے: قَرَأَ الْيَوْمَ هِنْدٌ اور قَرَأَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ، طَلَعَ الشَّمْسُ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ، قَالَ الرِّجَالُ وقَالَتِ الرِّجَالُ.

فائدہ (۲): جب فعل کا فاعل ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ لایا جائے گا، جیسے: ضَرَبَ الرَّجُلُ، ضَرَبَ الرَّجُلَانِ، ضَرَبَ الرِّجَالُ. اور جب فاعل ظاہر نہ ہو تو فاعلِ واحد کے لیے فعلِ واحد، اور فاعلِ تثنیہ کے لیے فعلِ تثنیہ، اور فاعلِ جمع کے لیے فعلِ جمع لایا جائے گا، جیسے: الْخَادِمُ ذَهَبَ، الْخَادِمَانِ ذَهَبَا، الْخَادِمُونَ ذَهَبُوا. ہاں! جب

فاعل جمع مکسر کی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں طرح لا سکتے ہیں، جیسے: الرِّجَالُ قَامُوا، الرِّجَالُ قَامَتْ.

۲۔ مفعول مالم یسمّ فاعلہ

وہ مفعول ہے جس کی طرف فعلِ مجہول کی نسبت ہو اور فاعل کو حذف کر کے، بجائے اس کے مفعول کو ذکر کریں، جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ.

اور فعل کے مذکر و مؤنث اور واحد و تثنیہ وجمع لانے میں مثل فاعل کے ہے، جیسے: ضُرِبَتْ هِنْدٌ وهِنْدٌ ضُرِبَتْ، اور ضُرِبَ الْيَوْمَ هِنْدٌ وضُرِبَتِ الْيَوْمَ هِنْدٌ، اور رُئِيَ الشَّمْسُ ورُئِيَتِ الشَّمْسُ، اور ضُرِبَ الرِّجَالُ وضُرِبَتِ الرِّجَالُ، اور ضُرِبَ الرَّجُلُ، ضُرِبَ الرَّجُلَانِ، ضُرِبَ الرِّجَالُ، اور الْخَادِمُ طُلِبَ، الْخَادِمَانِ طُلِبَا، الْخَادِمُوْنَ طُلِبُوا، الرِّجَالُ ضُرِبُوا، الرِّجَالُ ضُرِبَتْ.

فعلِ مجہول کو "فعل ما لم يُسَمَّ فاعلُه" کہتے ہیں، یعنی ایسا فعل جس کے فاعل کا نام معلوم نہ ہو۔

۳،۴۔ مبتدا و خبر

یہ دونوں اسم عاملِ لفظی سے خالی ہوتے ہیں، مبتدا کو مُسنَد الیہ اور خبر کو مُسنَد کہتے ہیں، ان میں عامل معنوی ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ.

مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے اور کبھی نکرہ بھی بشرطے کہ اس میں کچھ تخصیص کی جائے، جیسا کہ دوسری کتابوں سے معلوم ہوگا، اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔

مثالیں یہ ہیں: زَيْدٌ أَبُوه عَالِمٌ، ﴿وَاللهُ يَعْصِمُكَ﴾، الْعَالِمُ إِنْ جَاءَكُمْ فَأَكْرِمُوه، اللهُ مَعَكُمْ.

کبھی خبر بھی مبتدا پر مقدم ہوتی ہے، جیسے: فِي الدَّارِ زَيْدٌ.

۵- «إِنَّ» وغیرہ کی خبر

إِنَّ، اور أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ

اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے ہیں سدا

جیسے: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ، وكَأَنَّ عَمْرًا أَسَدٌ.

۶- «ما» و«لا» کا اسم

«ما» و«لا» کا ہے عمل «إِنَّ» و«أَنَّ» کے خلاف

اسم کے رافع ہیں اور ناصب خبر کے دائما

جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا، لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْك.

۷- «كَانَ» وغیر کا اسم

كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسَى وَأَضْحَى، ظَلَّ، بَاتَ

مَا بَرِحَ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ ہے اور مَا فَتِئَ

ایسے ہی مَا زَالَ پھر افعال نکلیں ان سے جو

ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا

جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا. صَارَ الْفَقِيرُ غَنِيًّا.

۸۔ خبرِ لائے نفی جنس

جیسے: لَا رَجُلَ قَائِمٌ.

فصل (۱۳)

منصوبات

منصوبات بارہ ہیں:

۱-مفعول بہ	۲-مفعول مُطلق	۳-مفعول لہ
۴-مفعول معہ	۵-مفعول فیہ	۶-حال
۷-تمیز	۸- «إنّ» وغیرہ کا اسم	۹- «ما» و«لا» کی خبر
۱۰-لائے نفیِ جنس کا اسم	۱۱- «کَانَ» کی خبر	۱۲-مستثنیٰ

۱- مفعول بہ

وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے: أَكَلَ زَيْدٌ طَعَامًا، شَرِبَ خَالِدٌ مَاءً.

ترکیب یہ ہے: أَكَلَ فعل، زَيْدٌ فاعل، طَعَامًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: بعض جگہ مفعول بہ کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کردیا جاتا ہے، جیسے میزبان اپنے مہمان کی آمد پر اس کو خوش کرنے اور اطمینان دلانے کے لیے کہے: أَهلًا وَسَهلًا یعنی أَتَيْتَ أَهلًا وَوَطِئْتَ سَهلًا (تو اپنے ہی آدمیوں میں آیا ہے کہ غیروں میں، اور تو نرم وخوشگوار جگہ وارد ہوا ہے، تجھ پر کوئی مشقت وتکلیف نہیں ہے)، یہاں أَتَيْتَ اور وَطِئْتَ محذوف ہے۔

اور جیسے ڈرانے کے موقع پر کہا جائے: إِيَّاكَ وَالْأَسَدَ یعنی اتَّقِ نَفْسَك مِنَ

الْأَسَدِ (اپنے آپ کو شیر سے بچاؤ) یہاں اتَّقِ فعل محذوف ہے۔ کسی کو پکارنے کے وقت بھی فعل کو حذف کرتے ہیں، جیسے: یَا غُلَامَ زَيْدٍ، یعنی أَدْعُو غُلَامَ زَيْدٍ (پکارتا ہوں میں زید کے غلام کو) یہاں أَدْعُو محذوف ہے، «یا» حرفِ ندا ہے اور غُلَامَ زَيْدٍ منادیٰ ہے۔

تنبیہ: منادیٰ اگر مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے، جیسے: يَا غُلَامَ زَيْدٍ، یا مشابہ مضاف ہو، جیسے: يَا قَارِئًا كِتَابًا (اے پڑھنے والے کتاب کے) یا نکرہ غیر معیّنہ ہو، جیسے: يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِي، اور منادیٰ مفرد معرفہ علامتِ رفع پر مبنی ہوتا ہے، جیسے: يَا زَيْدُ، اور اگر منادیٰ معرّف باللام ہو تو حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان أَيُّهَا سے فصل کرنا لازمی ہے، جیسے: يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ.

منادیٰ میں ترخیم بھی جائز ہے یعنی تخفیف کی غرض سے آخری[1] حرف کو حذف کردیتے ہیں، جیسے: يَا مَالِكُ میں يَا مَالُ، اور يَا مَنْصُورُ میں يَا مَنْصُ.

منادیٰ مرخّم میں اصلی حرکت بھی جائز ہے اور ضمہ بھی، اِس لیے يَا مَالُ بھی پڑھ سکتے ہیں اور يَا مَالِ بھی۔

۲- مفعول مطلق

وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اسی فعل کا ہو، جیسے: ضَرْبًا ہے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں، اور قِيَامًا ہے قُمْتُ قِيَامًا میں۔ مفعول مطلق کا فعل کسی قرینہ کی وجہ سے حذف بھی کردیا جاتا ہے، جیسے آنے والے کو کہا جائے: خَيْرَ مَقْدَمٍ یعنی قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَيْرَ مَقْدَمٍ (تو آیا اچھا آنا)۔

---

[1] یعنی کلمہ کے آخر سے ایک یا ایک سے زائد حرفوں کو حذف کردیتے ہیں۔

۳- مفعول لہ

وہ اسم ہے جس کے سبب سے فعل واقع ہوا ہو، جیسے: قُمْتُ إِكرَامًا لِزَيْدٍ وضَرَبْتُه تَأْدِيبًا.

ترکیب: ضَرَبْتُ فعل بافاعل، «ہ» ضمیر مفعول بہ، تَأْدِيبًا مفعول لہ، فعل بافاعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۴- مفعول معہ

وہ اسم ہے جو "واؤ" کے بعد واقع ہو اور وہ "واؤ" مع کے معنی میں ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَالْكِتَابَ (آیا زید مع کتاب کے)، جِئْتُ وَزَيْدًا (آیا میں ساتھ زید کے)۔

ترکیب: جَاءَ فعل، زَيْدٌ فاعل، "واؤ" حرف بمعنی مَعَ، الْكِتَابَ مفعول معہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۵- مفعول فیہ

وہ اسم ہے جس میں فعلِ مذکور واقع ہو، اس کو ظرف کہتے ہیں۔

ظرف دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ ظرفِ زمان ۲۔ ظرفِ مکان

پھر ظرفِ زمان کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مُبہم ۲۔ محدود

ظرفِ مبہم: وہ ہے جس کی حد معیّن نہ ہو، جیسے: دَهرٌ، حِيْنٌ.

ظرفِ محدود: وہ ہے جس کی حد معیّن ہو، جیسے: يَوْمٌ، لَيْلٌ، شَهرٌ، سَنَةٌ.

زمانِ مبہم کی مثال، جیسے: صُمْتُ دَهرًا. زمانِ محدود کی مثال، جیسے: سَافَرْتُ شَهرًا.

ظرفِ مکان کی بھی دوقسمیں ہیں: ۱۔ مبہم ۲۔ محدود

جیسے: جَلَسْتُ خَلْفَكَ وَقُمْتُ أَمَامَكَ مکانِ مبہم کی مثال ہے، کیوں کہ خَلْفَ اور أَمَامَ کی کوئی حد معیّن نہیں ہے، زمین کے آخری حصہ تک مراد لیا جاسکتا ہے، اور جَلَسْتُ فِي الدَّارِ وَصَلَّيْتُ فِي الْمَسْجِدِ مکانِ محدود کی مثال ہے۔

فائدہ: ظرفِ مکانی مبہم میں فِي مقدّر ہوتا ہے اور ظرفِ مکانی محدود میں فِي مذکور ہوتا ہے، کسی شاعر نے ان پانچوں مفعولوں کو ایک شعر میں اچھا ادا کیا ہے ؎

حَمِدْتُ حَمْدًا حَامِدًا وَّحَمِيدًا رِعَايَةَ شُكْرِهِ دَهْرًا مَدِيدًا

''میں نے حامد کی تعریف حمید کے ساتھ کی، اس کے شکر کا لحاظ کر کے ایک زمانۂ دراز تک''۔

ترکیب: حَمِدْتُ فعل بافاعل، حَمْدًا مفعول مطلق، حَامِدًا مفعول بہ، ''واؤ'' حرف بمعنی مع، حَمِيدًا مفعول معہ، رِعَايَةَ مضاف، شُكْر مضاف الیہ مضاف، «ہ» مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا رِعَايَةَ کا، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول لہ، دَهْرًا موصوف، مَدِيدًا صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ، فعل بافاعل اپنے سب مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶- حال

وہ اسم ہے جو فاعل کی صورت کو بیان کرے، یعنی یہ ظاہر کرے کہ فاعل سے جب یہ فعل صادر ہوا ہے تو وہ کس صورت میں تھا؟ کھڑا تھا، بیٹھا تھا، سوار تھا، پیادہ تھا، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس میں رَاكِبًا حال ہے زَيْدٌ کا، یا مفعول کی حالت وصورت کو ظاہر کردے، جیسے: جِئْتُ زَيْدًا نَائِمًا (آیا میں زید

کے پاس ایسے حال میں کہ وہ سورہا تھا) یا فاعل ومفعول دونوں کی حالت ظاہر کردے، جیسے: كَلَّمْتُ زَيْدًا جَالِسَيْنِ. (میں نے زید سے باتیں کیں اس حال میں کہ دونوں بیٹھے تھے)۔

فاعل ومفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ اکثر معرفہ ہوتا ہے، اور اگر ذوالحال نکرہ ہوتو حال کو مقدّم کرتے ہیں، جیسے: جَاءَنِي رَاكِبًا رَجُلٌ، اور حال جملہ بھی ہوتا ہے، جیسے جَاءَنِي زَيْدٌ وَهُوَ رَاكِبٌ اور لَقِيْتُ بَكرًا وَهُوَ جَالِسٌ، اور کبھی ذُوالحال معنوی ہوتا ہے، جیسے: زَيْدٌ أَكَلَ جَالِسًا اس میں هُوَ ذوالحال ہے، أَكَلَ میں مستتر ہے۔

ترکیب ۱: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا: جَاءَ فعل، زَيْدٌ ذوالحال، رَاكِبًا حال، حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۲: جِئْتُ عَمْرًا نَائِمًا: جِئْتُ فعل بافاعل، عَمْرًا ذوالحال، نَائِمًا حال، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ، فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۳: لَقِيْتُ بَكرًا وَهوَ جَالِسٌ: لَقِيْتُ فعل بافاعل، بَكرًا ذوالحال، ''واؤ'' حالیہ، هُوَ مبتدا، جَالِسٌ خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال ہوا، حال ذوالحال مل کر مفعول بہ، لَقِيْتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب ۴: زَيْدٌ أَكَلَ جَالِسًا: زَيْدٌ مبتدا، أَكَلَ فعل، اس میں ضمیر هُوَ کی ذوالحال، جَالِسًا حال، حال ذوالحال مل کر فاعل ہوا أَكَلَ کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، باقی ظاہر ہے۔

۷- تمیز

وہ اسم ہے جو عدد کی پوشیدگی کو دور کرے، جیسے: رَأَیْتُ أَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا، یا وزن کی، جیسے: اِشْتَرَیْتُ رِطْلًا زَیْتًا (خریدا میں نے ایک رطل زیتون کا تیل) یا پیمانہ کی، جیسے: بِعْتُ قَفِیْزَیْنِ بُرًّا (بیچے میں نے دو قفیز گیہوں کے)۔

ترکیب۱: رَأَیْتُ فعل، أَحَدَ عَشَرَ ممیز، کَوْکَبًا تمیز، ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب۲: اِشْتَرَیْتُ فعل بافاعل، رِطْلًا ممیز، زَیْتًا تمیز، ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

ترکیب۳: بِعْتُ فعل بافاعل، قَفِیْزَیْنِ ممیز، بُرًّا تمیز، ممیز تمیز مل کر مفعول بہ ہوا۔

۸- «إِنَّ» وغیرہ کا اسم

جیسے: إِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ.

۹- «ما» و«لا» کی خبر

جیسے: لَا رَجُلٌ ظَرِیفًا.

۱۰- لائے نفی جنس کا اسم

جیسے: لَا رَجُلَ ظَرِیفٌ.

۱۱- «کان» وغیرہ کی خبر

جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا.

۱۲- مستثنیٰ

وہ اسم ہے جو حروفِ استثنا کے بعد واقع ہو جس سے ظاہر ہو کہ جس چیز کی نسبت ماقبل کی طرف ہورہی ہے اس سے مستثنیٰ خارج ہے۔

حروفِ استثنا آٹھ ہیں:

۱- إِلَّا	۲- غَيْرَ	۳- سِوَى	٤- حَاشَا
٥- خَلَا	٦- عَدَا	۷- مَا خَلَا	۸- مَا عَدَا

اِن حروف سے پہلے جو اسم واقع ہوتا ہے اسے مستثنیٰ منہ کہتے ہیں، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا)۔

اس مثال میں آنے کی نسبت قوم کی طرف ہورہی ہے مگر إِلَّا نے زید کو اس نسبت سے خارج کردیا، پس قوم مستثنیٰ منہ ہوئی اور زید مستثنیٰ۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ متصل ۲۔ منفصل

مستثنیٰ متصل: وہ ہے جو استثنا سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرفِ استثنا لاکر خارج کیا گیا ہو، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا، پس زید استثنا سے پہلے قوم میں داخل تھا، لیکن آنے کے حکم سے بذریعہ حرفِ استثنا خارج کیا گیا۔

مستثنیٰ منقطع: وہ ہے جو نہ استثنا سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور نہ بعد استثنا کے، جیسے:

سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ إِلَّا إِبْلِيسَ (فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہ کیا)، پس ابلیس نہ استثنا سے پہلے فرشتوں میں داخل تھا نہ بعد (بلکہ جن تھا)، یہ مستثنیٰ منقطع ہوا۔

ترکیب: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا: جَاءَ فعل، اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ، إِلَّا حرفِ استثنا، زَيْدًا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ مل کر فاعل ہوا، جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

پھر ایک دوسرے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مفرّغ ۲۔ غیر مفرّغ

مفرّغ: وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے: جَاءَنِي إِلَّا زَيْدًا.

غیر مفرّغ: وہ ہے جس میں مستثنیٰ منہ مذکور ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا.

جس کلام میں استثنا ہو اس کی بھی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مُوجَب ۲۔ غیر مُوجَب

مُوجَب: وہ ہے جس میں نفی، نہی، استفہام نہ ہو۔

غیر مُوجَب: وہ ہے جس میں نفی، نہی، استفہام موجود ہو۔

اقسامِ اعراب مستثنیٰ

نمبر	قاعدہ	مثال
۱	اگر مستثنیٰ متصل إِلَّا کے بعد کلامِ موجب میں واقع ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا.
۲	اگر کلامِ غیر موجب میں مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدّم کریں تو منصوب پڑھتے ہیں۔	مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْدًا أَحَدٌ.
۳	مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ إِلَّا إِبْلِيسَ.

۴	بعد خَلَا اور عَدَا کے مستثنیٰ اکثر علما کے نزدیک منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدًا.
۵	مَا عَدَا کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔	جَاءَنِي الْقَوْمُ مَا عَدَا زَيْدًا.
۶ الف	جو مستثنیٰ بعد إِلَّا کے کلامِ غیر موجب میں واقع ہو اور اس کا مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں ایک تو یہ کہ بطورِ استثنا منصوب ہوتا ہے۔	مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْدًا.
۶ ب	دوسرے یہ کہ اپنے ماقبل کا بدل ہوتا ہے، یعنی جو اعراب إِلَّا کے پہلے اسم کا ہوتا ہے وہی إِلَّا کے بعد کا۔	مَا جَاءَنِي أَحَدٌ إِلَّا زَيْدٌ.
۷	اگر مستثنیٰ مفرّغ ہو اور کلامِ غیر موجب میں واقع ہو تو إِلَّا کے مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے۔	مَا جَاءَنِي إِلَّا زَيْدٌ. مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا. مَا مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ.
۸	مستثنیٰ بعد لفظ غَيْرَ، سِوَى، سِوَاء، حَاشَا کے واقع ہو تو مستثنیٰ کو مجرور پڑھتے ہیں۔	جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، وَسِوَى زَيْدٍ، وَسِوَاءَ زَيْدٍ، وَحَاشَا زَيْدٍ.

اِعراب لفظِ غیر: یہ تو ابھی معلوم ہوا کہ غَيْرَ کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے کہ لفظِ غَيْرَ کا اِعراب تمام مذکورہ صورتوں میں ایسا ہوگا، جیسا کہ مستثنیٰ بـ«إِلَّا» کا ہوتا ہے، جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا:

مثال	توضیحِ قاعدہ
جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ.	یہ مستثنیٰ متصل کی مثال ہے۔

سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ غَيْرَ إِبْلِيسَ.	یہ مستثنیٰ منقطع کی مثال ہے۔
مَا جَاءَنِي غَيْرَ زَيْدٍ الْقَوْمُ.	کلام غیر موجب ہے مستثنیٰ مقدّم ہے۔
مَا جَاءَنِي أَحَدٌ غَيْرَ زَيْدٍ وَغَيْرُ زَيْدٍ.	کلام غیر موجب ہے مستثنیٰ منہ مذکور ہے، اس میں دو صورتیں ہیں: استثنا و بدل۔
مَا جَاءَنِي غَيْرُ زَيْدٍ مَا رَأَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ مَا مَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ	ان تینوں مثالوں میں غَیْر کا اعراب عامل کے مطابق ہے۔

فائدہ: لفظِ غَيْرَ کی اصل وضع تو صفت کے لیے ہے، مگر کبھی استثنا کے لیے بھی آتا ہے۔

اسی طرح إِلَّا استثنا کے لیے موضوع ہے اور کبھی صفت کے لیے آتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾، ایسے ہی «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ» أَي غَيْرُ اللّٰه.

فصل (۱۴)

مجرورات

جو اسم مجرور ہوتے ہیں وہ دو ہیں:

ایک تو مضاف الیہ، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ. دوسرے وہ جس پر حرفِ جر داخل ہو، جیسے: بِزَيْدٍ.

فائدہ (۱): مضاف پر ''الف لام'' اور تنوین نہیں آتی، اور تثنیہ و جمع کا ''نون'' اضافت میں گر جاتا ہے، جیسے: غُلَامَا زَيْدٍ، فَرَسَا عَمْرٍو، مُسْلِمُو مِصْرَ، طَالِبُو عِلْمٍ.

فائدہ (۲): مضاف الیہ کے معنوں میں ''کا، کے، کی، را، رے، ری، اپنا، اپنے، اپنی'' آتا ہے، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)، غُلَامِي حَاضِرٌ (میرا غلام حاضر ہے)، ضَرَبْتُ غُلَامِي (میں نے اپنے غلام کو مارا)۔

فصل (۱۵)
اقسامِ اعرابِ اَسمائے متمکن

تعدادِ اَقسامِ اِعراب	تعدادِ اَسمائے متمکن	اقسامِ اَسمائے متمکن	حالتِ رفع ونصب وجر	مثال
۱۔	۱ ۲ ۳	اسم مفرد منصرف صحیح، جیسے: زَيْدٌ. اسم مفرد قائم مقام صحیح، جیسے: دَلْوٌ. جمع مکسر منصرف، جیسے: رِجَالٌ.	حالتِ رفع میں ضمہ حالتِ نصب میں فتحہ حالتِ جر میں کسرہ	جَاءَنِي زَيْدٌ، هٰذَا دَلْوٌ، هُمْ رِجَالٌ. رَأَيْتُ زَيْدًا، رَأَيْتُ دَلْوًا، رَأَيْتُ رِجَالًا. مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، جِئْتُ بِدَلْوٍ، قُلْتُ لِرِجَالٍ.
۲۔	۴	جمع مؤنث سالم، جیسے: مُسْلِمَاتٌ.	حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب وجر میں کسرہ	هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.
۳۔	۵	غیر منصرف	حالتِ رفع میں ضمہ، حالتِ نصب وجر میں فتحہ	جَاءَ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ.
۴۔	۶	اسمائے[1] ستہ مکبّرہ جو ''یائے متکلم'' کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہوں	حالتِ رفع میں ''واؤ''، حالتِ نصب میں ''الف''، حالتِ جر میں ''یا''	جَاءَ أَبُوكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيكَ.

[1] اسمائے ستہ مکبّرہ یعنی وہ چھ اسم جو تصغیر کی حالت میں نہ ہوں، یہ ہیں: أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ، ذُو مَالٍ اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالت میں اعراب یکساں ہوگا، جیسے: جَاءَ أَبِي، رَأَيْتُ أَبِي، مَرَرْتُ بِأَبِي.

تعدادِ اقسامِ اعراب	تعدادِ اَسمائے متمکن	اقسامِ اَسمائے متمکن	حالتِ رفع ونصب وجر	مثال
۵۔	۷ ۸ ۹	مثنیٰ، جیسے: رَجُلَانِ. كِلَا وَكِلْتَا جو ضمیر کی طرف مضاف ہوں اثْنَانِ وَاثْنَتَانِ	حالتِ رفع میں ''الف''، حالتِ نصب وجر میں ''یائے'' ماقبل مفتوح	جَاءَ رَجُلَانِ، جَاءَ كِلَاهُمَا، جَاءَ اِثْنَانِ. رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا، رَأَيْتُ اثْنَيْنِ. مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ.
۶۔	۱۰ ۱۱ ۱۲	جمع مذکر سالم، جیسے: مُسْلِمُونَ، أُولُو، عِشْرُونَ تا تِسْعُونَ	حالتِ رفع میں ''واؤ'' ماقبل مضموم، حالتِ نصب وجر میں ''یائے'' ماقبل مکسور	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، جَاءَ أُولُو مَالٍ، جَاءَ عِشْرُونَ رَجُلًا. رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ، رَأَيْتُ أُولِي مَالٍ، رَأَيْتُ عِشْرِينَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ، مَرَرْتُ بِأُولِي مَالٍ، مَرَرْتُ بِعِشْرِينَ رَجُلًا.
۷۔	۱۳ ۱۴	اسم مقصور، جیسے: مُوسٰی. جمع مذکر سالم کے علاوہ کوئی دوسرا اسم جو ''یائے متکلم'' کی طرف مضاف ہو	تینوں حالت میں اعراب تقدیری ہوگا	جَاءَ مُوسٰی، جَاءَ غُلَامِي. رَأَيْتُ مُوسٰی، رَأَيْتُ غُلَامِي. مَرَرْتُ بِمُوسٰی، مَرَرْتُ بِغُلَامِي.

مثال	حالتِ رفع ونصب وجر	اقسامِ اَسمائے متمکن	تعدادِ اَسمائے متمکن	تعدادِ اقسامِ اِعراب
جَاءَ الْقَاضِي، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِي.	حالتِ رفع میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصب میں فتحہ لفظی، حالتِ جر میں کسرہ تقدیری	اسمِ منقوص جس کے آخر میں "یائے" ماقبل مکسور ہو	۱۵	۸۔
هَؤُلَاءِ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ.	حالتِ رفع میں "واؤ" تقدیری، حالتِ نصب وجر میں "یائے" ماقبل مکسور	جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	۱٦	۹۔

فائدہ: مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُونَ تھا، جب اس کو "یائے متکلم" کی طرف مضاف کیا تو "نون" جمع کا بوجہٴ اِضافت گر گیا، مُسْلِمُويَ رہ گیا، اب "واؤ" اور "یا" جمع ہوئے، "واؤ" ساکن تھا اس لیے بقاعدہٴ مَرْمِيٌّ "واؤ" کو "یا" سے بدل کر "یا" کو "یا" میں اِدغام کیا، مُسْلِمُيَّ ہوا، پھر ضمہٴ میم کو "یا" کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے بدلا، مُسْلِمِيَّ ہوگیا۔

فائدہ: مُسْلِمِيَّ کی نصبی وجرّی حالت کی اصل مُسْلِمِينَ ہے، کیوں کہ جمع مذکر سالم کی نصبی وجرّی حالت میں "یا" ماقبل مکسور ہوتی ہے، اس لیے یہاں اضافت کا "نون" گرا دینے کے بعد "واؤ" کو "یا" سے بدلنے کی ضرورت نہ ہوگی، کیوں کہ نصبی وجرّی حالت کی وجہ سے پہلے ہی سے "یا" موجود ہے، اس لیے صرف "یا" کو "یا" میں اِدغام کردیں گے، خوب سمجھ لو!

فصل (١٦)

توابع

واضح ہو کہ جب جملہ میں دو اسم ایک جگہ جمع ہوں اور دوسرے اسم کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے کے مُوافق ہو تو پہلے اسم کو ''متبوع'' اور دوسرے کو ''تابع'' کہتے ہیں۔
پس تابع وہ دوسرا اسم ہے جو اپنے پہلے اسم کے ایک جہت سے اعراب میں موافق ہو۔

تابع کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔صفت ۲۔تاکید ۳۔بدل ۴۔عطف بحرف ۵۔عطفِ بیان

۱۔صفت

وہ تابع ہے جو متبوع کی اچھی یا بری حالت کو ظاہر کردے، جیسے: جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ، اس مثال میں عَالِمٌ نے رَجُلٌ متبوع کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے، یا متبوع کے متعلق کی حالت کو ظاہر کرے، جیسے: جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوه، اس میں عَالِمٌ نے أَبُوه کی علمی حالت کو ظاہر کیا ہے جو رَجُلٌ متبوع کا متعلق ہے۔

پس صفت کی دو قسمیں ہوئیں:

ایک وہ جو اپنے متبوع کی حالت ظاہر کرے۔

دوسری وہ جو متبوع کے متعلق کی حالت ظاہر کرے۔

صفت کی پہلی قسم دس چیزوں میں متبوع کے مُوافق ہوتی ہے:

۱۔تعریف ۲۔تنکیر ۳۔تذکیر ۴۔تانیث ۵۔اِفراد
۶۔تثنیہ ۷۔جمع ۸۔رفع ۹۔نصب ۱۰۔جر

جیسے: عِنْدِي رَجُلٌ عَالِمٌ. رَجُلَانِ عَالِمَانِ. رِجَالٌ عَالِمُونَ.
امْرَأَةٌ عَالِمَةٌ. امْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ. نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ.

دوسری قسم پانچ چیزوں میں متبوع کے مُوافق ہوتی ہے:

۱۔تعریف ۲۔تنکیر ۳۔رفع ۴۔نصب ۵۔جر

جیسے: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ عَالِمٌ اِبْنُهَا.

اس مثال میں عَالِمٌ اور امْرَأَةٌ کا اعراب تو ایک ہے، مگر چوں کہ عَالِمٌ سے اِبْنُهَا کی حالت ظاہر ہوتی ہے اس لیے عَالِمٌ مذکر لایا گیا۔

فائدہ: نکرہ کی صفت جملہ خبریہ سے بھی کر سکتے ہیں اور اس جملہ میں ضمیر کا لانا ضروری ہوتا ہے جو نکرہ کی طرف لوٹتی ہے، جیسے: جَاءَنِي رَجُلٌ أَبُوه عَالِمٌ.

ترکیب۱: جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ: جَاءَ فعل، ''نون'' وقایہ کا، ''یا'' متکلم کی مفعول بہ، رَجُلٌ موصوف، عَالِمٌ صفت، موصوف صفت کے ساتھ مل کر فاعل ہوا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۲: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ عَالِمٌ اِبْنُهَا: جَاءَتْ فعل، ''نون'' وقایہ کا، ''یا'' متکلم کی مفعول بہ، امْرَأَةٌ موصوف، عَالِمٌ اسم فاعل، اِبْنٌ مضاف، هَا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل ہوا عَالِمٌ کا، عَالِمٌ اپنے فاعل سے مل کر صفت ہوا، موصوف صفت مل کر فاعل ہوا جَاءَتْ کا، جَاءَتْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۳: جَاءَنِي رَجُلٌ أَبُوه عَالِمٌ: جَاءَ فعل، ''نون'' وقایہ کا، ''یا'' متکلم کی مفعول بہ، رَجُلٌ موصوف، أَبُو مضاف، «ہ» مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، عَالِمٌ خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت ہوا، موصوف صفت مل کر

فاعل ہوا، جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب کرو

رَأَيْتُ امْرَأَةً عَالِمَةً. مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَالِمَةٍ بِنْتُه.

جَاءَنِي رَجُلٌ مَاتَ أَبُوه. ﴿اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا﴾

أُسْكُنْ فِي تِلْكَ الدَّارِ الْمَفْتُوحِ بَابُها.

٢۔تاکید

وہ تابع ہے جو متبوع کی نسبت کو، یا شامل ہونے کو خوب ثابت کردے کہ سننے والے کو کوئی شک باقی نہ رہے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ کہ اس میں دوسرے زَيْدٌ نے جو تاکید ہے پہلے زَيْدٌ کی نسبت کو جو جَاءَ کی طرف ہو رہی ہے، خوب ثابت کر دیا کہ زَيْدٌ کے آنے میں کچھ شک نہیں رہا۔ اور جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ اس میں كُلُّهُمْ جو تاکید ہے اس نے قوم کے شامل ہونے کو خوب ثابت کر دیا کہ ساری قوم آ گئی، ایک بھی باقی نہ رہا۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں: ١۔ لفظی ٢۔ معنوی

١۔ تاکیدِ لفظی: وہ ہے جس میں لفظ مکرّر لایا جائے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ.

٢۔ تاکیدِ معنوی: آٹھ لفظوں سے ہوتی ہے:

نَفْسٌ	عَيْنٌ	كِلَا	وكِلْتَا	كُلٌّ	أَجْمَعُ	أَكْتَعُ	أَبْتَعُ	أَبْصَعُ

نَفْسٌ، عَيْنٌ: یہ دو لفظ واحد، تثنیہ، جمع تینوں کی تاکید کے لیے آتے ہیں بشرطے کہ اِن کے صیغوں اور ضمیروں کو بدل دیا جائے، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُه، جَاءَ

زَيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا، جَاءَ زَيْدُونَ أَنْفُسُهُمْ.

عَيْنٌ کی مثال بھی اسی طرح سمجھ لو، جَاءَ زَيْدٌ عَيْنُه، إلخ.

كِلَا تثنیہ مذکر اور كِلْتَا تثنیہ مؤنث کی تاکید کے واسطے آتا ہے، جیسے: جَاءَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، جَاءَتِ الْمَرْأَتَانِ كِلْتَاهُمَا.

كُلٌّ، أَجْمَعُ: یہ دونوں واحد اور جمع کی تاکید کے واسطے آتے ہیں، جیسے: قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّه، جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ أَجْمَعَه، جَاءَ النَّاسُ أَجْمَعُونَ.

أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ: تابع ہوتے ہیں أَجْمَعُ کے، یعنی بغیر أَجْمَعُ کے نہیں آتے اور نہ أَجْمَعُ پر مقدم آتے ہیں، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ أَكْتَعُونَ، أَبْتَعُونَ، أَبْصَعُونَ.

ترکیب: جَاءَ فعل، اَلْقَوْمُ مؤکَّد، كُلُّ مضاف، هُمْ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر تاکید، أَجْمَعُونَ دوسری تاکید، مؤکد اپنی دونوں تاکیدوں سے مل کر فاعل ہوا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب کرو

سَجَدَ الْمَلٰئِكَة كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ. رَأَيْتُ الْأَمِيرَ نَفْسَه.

۳۔ بدل

وہ تابع ہے کہ نسبت سے خود ہی مقصود ہو، متبوع مقصود نہ ہو۔ بدل کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ بدل الکل ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط

بدل الکل: وہ بدل ہے کہ اس کا اور مبدل منہ کا ایک مطلب ہو، جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ أَخُوكَ، قَرَأْتُ الْكِتَابَ رَوْضَةَ الْأَدَبِ.

بدل البعض: وہ بدل ہے جو اپنے مبدل منہ کا ایک حصہ ہو، جیسے: ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُه.

بدل الاشتمال: وہ بدل ہے کہ اس کا مبدل منہ سے کچھ لگاؤ ہو، جیسے: سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُه، سُرِقَ عَمْرٌو مَالُه.

بدل الغلط: وہ بدل ہے کہ غلطی کے بعد ذکر کیا جائے، جیسے: اِشْتَرَیْتُ فَرَسًا حِمَارًا (میں نے گھوڑا خریدا، نہیں نہیں گدھا) جَاءَنِي زَیْدٌ جَعْفَرٌ (آیا میرے پاس زید، نہیں نہیں جعفر)۔

۴۔ عطف بحرف

وہ تابع ہے جو حرفِ عطف کے بعد آئے، اور جو نسبت متبوع کی طرف ہو وہی تابع کی طرف ہو۔ متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں، جیسے: جَاءَ زَیْدٌ وعَمْرٌو، تو جیسے جَاءَ کی نسبت زَیْدٌ کی طرف ہے، ایسے ہی حرفِ عطف کے واسطہ سے عَمْرٌو کی طرف ہے۔

۵۔ عطفِ بیان

وہ تابع ہے جو صفت تو نہیں ہوتا لیکن اپنے متبوع کو صاف طور پر ظاہر کر دیتا ہے اور وہ دو ناموں میں سے ایک مشہور نام ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ زَیْدٌ أَبُو عَمْرٍو یعنی (زید آیا جو ابو عمرو کنیت سے مشہور ہے) تو یہاں أَبُو عَمْرٍو عطفِ بیان ہے، اور جَاءَ أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ الله، یعنی (ابو ظفر آیا جو عبداللہ کے نام سے مشہور ہے) یہاں عبداللہ عطفِ بیان ہے۔

ترکیب۱: جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَخُوكَ: جَاءَ فعل، ''نون'' وقایہ کا، ''یا'' متکلم کی مفعول بہ، زَيْدٌ مبدل منہ، أَخُوْ مضاف، «كَ» مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر بدل، بدل مُبدل منہ مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب۲: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُه: ضُرِبَ فعل مجہول، زَيْدٌ مُبدل منہ، رَأْس مضاف، «ه» مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر بدل ہوا، بدل مُبدل منہ مل کر مفعول مالم یسم فاعلہ ہوا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب۳: اِشْتَرَيْتُ فَرَسًا حِمَارًا: اِشْتَرَيْتُ فعل بافاعل، فَرَسًا مبدل منہ، حِمَارًا بدل، بدل مبدل منہ مل کر مفعول بہ ہوا، اِشْتَرَيْتُ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب۴: جَاءَ زَيْدٌ وَّعَمْرٌو: جَاءَ فعل، زَيْدٌ معطوف علیہ، ''واؤ'' حرفِ عطف، عَمْرٌو معطوف، معطوف ومعطوف علیہ مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا، جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب۵: جَاءَ زَيْدٌ أَبُو عَمْرٍو: جَاءَ فعل، زَيْدٌ متبوع، أَبُو مضاف، عَمْرٍو مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر تابع عطفِ بیان ہوا، متبوع تابع مل کر فاعل ہوا جَاءَ کا، باقی ظاہر ہے۔

ترکیب کرو

قَامَ عَمْرٌو أَبُوكَ.	قُطِعَ زَيْدٌ يَدُه.
سُرِقَ حَمِيدٌ نِعَالُه.	بِعْتُ جَمَلًا فَرَسًا.
ذَهَبَ بَكْرٌ وَخَالِدٌ.	جَاءَ أَبُو الظَّفَرِ عَبْدُ اللّٰه.

فصل (۱۷)

عواملِ لفظی ومعنوی

عواملِ اعراب کی دوقسمیں ہیں: ۱۔ لفظی ۲۔ ومعنوی۔

لفظی عامل: وہ ہے جو ظاہر لفظوں میں موجود ہو، جیسے: عَلَى الْأَرْضِ میں عَلٰی نے أَرْضِ کو مجرور کردیا، اور جَاءَ زَيْدٌ میں جَاءَ نے زَيْدٌ کو مضموم کردیا۔

لفظی عامل کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ حروف ۲۔ اَسما ۳۔ اَفعال

فصل (۱۸)

حروفِ عاملہ دراسم

جو حروف اسم میں عمل کرتے ہیں۔ ان کی سات قسمیں ہیں:

۱- حروفِ جر

جو اسم کو زیر دیتے ہیں اور یہ سترہ ہیں ؂

با و تا و کاف و لام و واو منذ و مذ، خَلَا
رُبَّ، حاشَا، مِنْ، عَدَا، فِي، عَنْ، عَلٰی، حتّٰی، إِلٰی

مثالیں

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ.	تَاللهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا.
زَيْدٌ كَالْأَسَدِ.	الْحَمْدُ لِلّٰهِ.

وَاللهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا. مَا رَأَيْتُه مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَة.

مَا جَاءَ نِي زَيْدٌ مُذْ خَمْسَةِ أَيَّامٍ. جَاءَ نِي الْقَوْمُ خَلَا زَيْدٍ.

رُبَّ عَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِه. جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ.

جَاءَنِي الْقَوْمُ عَدَا زَيْدٍ. زَيْدٌ فِي الدَّارِ.

سَأَلْتُه عَنْ أَمْرٍ. قَامَ زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ.

أَكَلْتُ السَّمْكَةَ حَتّٰى رَأْسِها. سِرْتُ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى الْمَدِينَة.

٢- حروفِ مشبّہ بالفعل

جواسم کونصب اورخبر کورفع دیتے ہیں، اور یہ چھ ہیں۔

إِنَّ اور أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ
اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے دائما

مثالیں

إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ. بَلَغَنِي أَنَّ زَيْدًا مُنْطَلِقٌ.

كَأَنَّ زَيْدًا أَسَدٌ. غَابَ زَيْدٌ وَلٰكِنَّ بَكْرًا حَاضِرٌ.

لَيْتَ زَيْدًا قَائِمٌ. لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي.

٣- ما و لا

جوعمل کرنے میں لَیْسَ کے مشابہ ہیں۔

مَا و لَا کا ہے عمل إِنَّ و أَنَّ کے خلاف
اسم کے رافع ہیں یہ ناصب خبر کے ہیں سدا

مثالیں

مَا زَيْدٌ قَائِمًا. لَا رَجُلٌ ظَرِيفًا.

۴- لائے نفی جنس

اِس لَا کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ.

اوراگراسم نکرہ مفرد ہوتو فتحہ پرمبنی ہوتا ہے، جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ، اوراگر بعد لَا کے معرفہ ہوتو دوسرے معرفہ کے ساتھ لَا کو دوبارہ لانا ضروری ہوگا، اور لَا کچھ عمل نہ کرے گا، اورمعرفہ مبتدا کی حیثیت سے مرفوع ہوگا، جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِي وَلَا عَمْرٌو، لَا خَالِدٌ هٰهُنَا وَلَا سَعِيدٌ.

اوراس کو یوں سمجھو کہ جب دومعرفوں کا کسی جگہ نہ ہونا بتایا جائے تو اس ترکیب کے ساتھ بتائیں کہ لَا دوبارہ ہرمعرفہ کے شروع میں لائیں، اورمعرفوں کو رفع کے ساتھ پڑھیں۔

اوراگر دونکروں کا نہ ہونا ظاہر کریں تو دونوں کو پانچ طرح کہہ سکتے ہیں:

۱- لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةَ. ۲- لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ.

۳- لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةً. ٤- لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةٌ.

۵- لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ وَلَا امْرَأَةَ.

۵- حروفِ ندا

جو منادٰی مضاف کو نصب کرتے ہیں، اور یہ پانچ ہیں: يَا، أَيَا، هَيَا، أَيْ، أَ، جیسے: يَا عَبْدَ اللهِ.

«أَيْ» اور «أَ» نزدیک کے واسطے، اور «أَيَا» و «هَيَا» دور کے واسطے، اور «يَا» عام ہے۔

٦- و بمعنیٰ مع

جیسے: اسْتَوَى الْمَآءُ وَالْخَشْبَةَ.

٧- إِلَّا

حرفِ استثنا، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا.

فصل (١٩)

حروفِ عاملہ در فعل مضارع

فعلِ مضارع میں جو حروف عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

١۔ ناصب ٢۔ جازم

حروفِ ناصبہ یہ ہیں:

أَنْ ولَنْ پھر كَيْ إِذَنْ ہیں یہ حروفِ ناصبہ
کرتے ہیں منصوب مستقبل کو بے روئے و ریا

مثالیں

١- أَنْ جیسے: أُرِيدُ أَنْ تَقُومَ، أَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے، یعنی أُرِيْدُ قِيَامَكَ، اس لیے اس کو أَنْ مصدر یہ کہتے ہیں۔

٢- لَنْ جیسے: لَنْ يَذْهَبَ عَمْرٌو، لَنْ تاکیدِ نفی کے واسطے آتا ہے۔

٣- كَيْ جیسے: أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

٤- إِذَنْ جیسے: إِذَنْ أَشْكُرَكَ، اُس شخص کے جواب میں کہا جائے جو کہے: أَنَا أُعْطِيكَ دِيْنَارًا.

فائدہ: أَنْ چھ حروف کے بعد مقدّر ہوتا ہے اور فعلِ مضارع کو نصب کرتا ہے:

١- حَتّٰی جیسے: مَرَرْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ الْبَلَدَ.

٢- لامِ جَحد جیسے: ﴿مَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ﴾.

۳- أَوْ جو إِلٰى أَنْ، یا إِلَّا أَنْ کے معنی میں ہو، جیسے: لَأَلْزَمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي أَيْ إِلٰى أَنْ تُعْطِيَنِي حَقِّي.

۴- واوِصرف: اور یہ اُس ''واؤ'' کو کہتے ہیں کہ جو چیز معطوف علیہ پر داخل ہو وہ اس ''واؤ'' کے مدخول پر داخل نہ ہو سکے، جیسا کہ اس شعر میں ہے ؎

لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَه،

عَارٌ عَلَيْكَ إِذَا فَعَلْتَ عَظِيمُ

پس اس شعر میں ''واوِصرف'' کا مدخول تَأْتِيَ مِثْلَه، ہے، اس پر لَا تَنْهَ کی لَا داخل نہیں ہوسکتی، معنی شعر کے یہ ہیں کہ جس برے کام کو تو کرتا ہے اس سے دوسروں کو مت روک، کیوں کہ اگر تو ایسا کرے گا تو یہ بڑے شرم کی بات ہوگی۔

۵- لامِ كَيْ جیسے: أَسْلَمْتُ لِأَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

٦- فَا جو چھ چیز کے جواب میں ہو: امر، نہی، نفی، استفہام، تمنّی، عرض۔

۱۔امر جیسے: زُرْنِي فَأُكْرِمَكَ.

۲۔نہی جیسے: لَاتَشْتِمْنِي فَأُهِينَكَ.

۳۔نفی جیسے: مَا تَأْتِينَا فَتُحَدِّثَنَا.

۴۔استفہام جیسے: أَيْنَ بَيْتُكَ فَأَزُورَكَ.

۵۔تمنّی جیسے: لَيْتَ لِي مَالًا فَأُنْفِقَ مِنْه.

٦۔عرض جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا.

حروفِ جازمہ پانچ ہیں ؎

إِنْ و لَمْ، لَمَّا و لامِ امر و لائے نہی بھی

فعل کو کرتا ہے جزم ان میں سے ہر اِک بے دغا

مثالیں

لَمْ يَنْصُرْ لَمَّا يَنْصُرْ لِيَنْصُرْ لَا يَنْصُرْ إِنْ تَنْصُرْ أَنْصُرْ.

إِنْ شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ. جملۂ اوّل کو شرط اور جملۂ دوم کو جزا کہتے ہیں۔ اور یہ إِنْ مستقبل کے لیے آتا ہے اگرچہ ماضی پر آئے، جیسے: إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ.

فائدہ (۱): اگر شرط کی جزا جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی یا دعا، تو «فا» جزا میں لانا ضروری ہوگا، جیسے: إِنْ تَأْتِنِي فَأَنْتَ مُكْرَمٌ. إِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرِمْهُ. إِنْ أَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْه. إِنْ أَكْرَمْتَنِي فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا.

فائدہ (۲): جب ماضی دعا کے موقع پر آئے، یا اس پر حرفِ شرط، یا اسمِ موصول داخل ہو تو مستقبل کے معنی میں ہو جائے گی۔

فصل (۲۰)

عملِ اَفعال

جاننا چاہیے کہ کوئی فعل ایسا نہیں جو عمل نہ کرتا ہو، اور عمل کے اعتبار سے فعل دو طرح کا ہوتا ہے: ۱۔معروف ۲۔مجہول

پھر فعلِ معروف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔لازم ۲۔متعدّی۔

فعلِ معروف: خواہ لازم ہو یا متعدّی، فاعل کو رفع کرتا ہے، جیسے: قَامَ زَيْدٌ، ضَرَبَ عَمْرٌو. اور فعل متعدّی چھ[۱] اسم کو نصب کرتا ہے، اور وہ چھ اسم یہ ہیں:

۱۔مفعول مطلق ۲۔مفعول فیہ ۳۔مفعول معہ ۴۔مفعول لہ ۵۔حال ۶۔تمیز،

اِن کا بیان منصوبات میں گزر چکا ہے۔

فعلِ مجہول: بجائے فاعل کے مفعول بہ کو رفع کرتا ہے اور باقی مفعولات کو نصب، جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِيرِ ضَرْبًا شَدِيدًا فِي دَارِهِ تَأْدِيبًا.

فعلِ مجہول کو فعلِ مالم یسم فاعلہ اور اس کے مرفوع کو مفعولِ مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں۔

فعلِ متعدی:

۱۔متعدّی بیک مفعول، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا.

۲۔متعدّی بہ دو مفعول، جس میں ایک مفعول کا ذکر کرنا[۲] جائز ہے، جیسے أَعْطَى،

[۱] فعل متعدّی مفعول بہ کو بھی نصب کرتا ہے۔ [۲] یعنی ایک مفعول کے ذکر پر اکتفا کرنا بھی جائز ہے۔ جب کہ ایک مفعول کے ساتھ دوسرے کا ذکر کرنا ضروری نہ ہو

اور جو اس کے ہم معنی ہو، جیسے: أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهمًا، یہاں أَعْطَيْتُ زَيْدًا بھی جائز ہے۔

۳۔ متعدّی بہ دو مفعول جس میں ایک مفعول لانا جائز نہیں ہے، اور یہ اَفعالِ قلوب ہیں۔

ہیں رَأَيْتُ اور وَجَدْتُّ اور عَلِمْتُ اور زَعَمْتُ
پھر حَسِبْتُ اور خِلْتُ اور ظَنَنْتُ بے خطا
تین پہلے ہیں یقیں کے واسطے تو کر یقیں
اور تین آخر کے ہیں شک کے لیے بے شک دِلا
درمیاں شک اور یقیں کے ہے جو فعلِ مشترک
ہے زَعَمْتُ درمیاں چھ کے جو ہے اُوپر لکھا

مثالیں

۱- رَأَيْتُ سَعِيدًا ذَاهِبًا. ۲- وَجَدْتُّ رَشِيدًا عَالِمًا.
۳- عَلِمْتُ عَمْرًا أَمِينًا. ٤- زَعَمْتُ اللهَ غَفُورًا.
٥- زَعَمْتُ الشَّيْطَانَ شَكُورًا. (برائے شک) ٦- حَسِبْتُ زَيْدًا فَاضِلًا.
۷- خِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا. ۸- ظَنَنْتُ بَكْرًا نَائِمًا.

۴۔ متعدّی بہ سہ مفعول، اور وہ یہ ہیں: أَعْلَمَ، أَرٰى، أَنْبَأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ، حَدَّثَ، جیسے: أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا، أَرَيْتُ عَمْرًا خَالِدًا نَائِمًا، یہ سب مفعولات مفعول بہ ہیں۔

افعالِ ناقصہ: یہ اَفعال (باوجود لازم ہونے کے) تنہا فاعل سے تمام نہیں ہوتے بلکہ خبر کے بھی محتاج ہوتے ہیں، اسی سبب سے ان کو اَفعالِ ناقصہ کہتے ہیں۔ یہ جملہ اسمیہ میں مُسند الیہ کو رفع اور مُسند کو نصب کرتے ہیں، اور یہ تیرہ ہیں ؎

کانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰى وَأَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ
مَا بَرِحَ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ ہے اور مَا فَتِئَ
ایسے ہی مَا زَالَ پھر ان سے جو مشتق فعل ہوں
ہے وہی ان کا عمل جو اصل تیرہ کا لکھا

مثالیں

۱- كانَ زَيْدٌ قَائِمًا.
۲- صَارَ الطِّينُ خزَفًا.
۳- أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا.
۴- أَضْحٰى زَيْدٌ حَاكِمًا.
۵- أَمْسٰى عَمْرٌو قَائِمًا.
۶- ظَلَّ بَكْرٌ كَاتِبًا.
۷- بَاتَ خَالِدٌ نَائِمًا.
۸- اِجْلِسْ مَا دَامَ زَيْدٌ جَالِسًا.
۹- مَا بَرِحَ خَالِدٌ صَائِمًا.
۱۰- مَا انْفَكَّ وَحِيدٌ عَاقِلًا.
۱۱- مَا فَتِئَ سَعِيدٌ فَاضِلًا.
۱۲- مَا زَالَ بَكْرٌ عَالِمًا.
۱۳- لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا.

اَفعالِ مقاربہ: ؎

ہیں جو اَفعالِ مقارب مثلِ ناقص ان کو جان
چار ہیں وہ: أَوْشَكَ، كَادَ، كَرَبَ دیگر عَسَى
رفع دیتے اسم کو ہیں اور خبر کو وہ نصب
ہے یہی ان کا عمل تو کر نہ شک اس میں ذرا

مثالیں

۱- عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَخْرُجَ. ۲- عَسَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَقُومَ.

۳- كَادَ عَمْرٌو يَذْهبُ. ٤- كَرَبَ خَالِدٌ يَجْلِسُ.

٥- أَوْشَكَ بَكْرٌ أَنْ يَجِيءَ.

اَفعالِ مدح وذم:

چار فعلِ مدح و ذم ہیں رافعِ اسمائے جنس
اور وہ: بِئْسَ، سَاءَ، اور نِعْمَ، حَبَّذَا
بِئْس، سَاءَ برائے ذم، بچو ان سے مدام
تاکہ دنیا اور عقبٰی میں تمہارا ہو بھلا
ہیں برائے مدح نِعْمَ، حَبَّذَا اے جانِ من!
پس کرو تم فعل قابل مدح کے صبح و مَسا

مثالیں

۱- بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو. ۲- سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ.

۳- نِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرٌو. ٤- حَبَّذَا زَيْدٌ.

فائدہ: جو کچھ ان اَفعال کے فاعل کے بعد ہوتا ہے اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں، شرط یہ ہے کہ فاعل معرّف باللام ہو، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرٌو، یا معرّف باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے: نِعْمَ صَاحِبُ الْعِلْمِ بَكْرٌ، یا فاعل ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو، جیسے: نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ، اِس مثال میں نِعْمَ کا فاعل «هُوَ» نِعْمَ میں مستتر ہے، اور رَجُلًا منصوب تمیز ہے کیوں کہ هُوَ مبہم ہے۔

حَبَّذَا زَيْدٌ میں حَبَّ فعلِ مدح ہے، اور ذَا اُس کا فاعل ہے، اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح، اسی طرح بِئْسَ الرَّجُلُ عَمْرٌو اور سَاءَ الرَّجُلُ زَيْدٌ.

افعالِ تعجب کے دو صیغے ہر ثلاثی مجرد سے آتے ہیں:

اوّل: مَا أَفْعَلَه، جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا! تقدیر اس کی یہ ہے: أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنَ زَيْدًا؟ مَا بمعنی أَيُّ شَيْءٍ محلّ رفع میں مبتدا ہے، اور أَحْسَنَ محلِّ رفع میں خبر ہے، اور فاعل أَحْسَنَ کا هُوَ اس میں مستتر ہے اور زَيْدًا مفعول بہ ہے۔

ترکیب: اس کی یوں ہے کہ مَا مبتدا، أَحْسَنَ فعل، اس میں ضمیر هُوَ وہ اس کا فاعل، زَيْدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

دوم: أَفْعِلْ بِه جیسے: أَحْسِنْ بِزَيْدٍ، أَحْسِنْ صیغۂ امر ہے بمعنی فعلِ ماضی، تقدیر اس کی یہ ہے: أَحْسَنَ زَيْدٌ، یعنی صَارَ ذَا حُسْنٍ، اور ''با'' زائد ہے۔

فصل (۲۱)

اَسمائے عاملہ

اَسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں:

۱۔ اسمائے شرطیہ: بمعنی إِنْ، اور وہ نو ہیں۔

فعل کے نو اسم جازم ہیں یہ سن لو اے عزیز!
پانچ ان میں سے ہیں مَنْ، مَهمَا، مَتٰی، إِذْمَا و مَا
پھر چھٹا أَيٌّ کو جانو، ساتواں ہے حَيْثُمَا
آٹھواں أَنّٰی کو سمجھو، اور نواں ہے أَيْنَمَا

مثالیں

۱- مَنْ يُّكْرِمْنِي أُكْرِمْه.
۲- مَهمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ.
۳- مَتٰی تَذْهَبْ أَذْهَبْ.
۴- إِذْ مَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ.
۵- مَا تَشْتَرِ أَشْتَرِ.
۶- أَيُّهُمْ يَضْرِبْنِي أَضْرِبْه.
۷- حَيْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ.
۸- أَنّٰی تَكْتُبْ أَكْتُبْ.
۹- أَيْنَمَا تَقْصِدْ أَقْصِدْ.

۲۔ اسمائے افعال: اور وہ نو ہیں۔

نو ہیں بس اسمائے افعال ان میں رافع تین ہیں
دو ہیں هَيْهَاتَ اور شَتَّانَ تیسرا سَرْعَانَ ہوا
چھ ہیں ناصب دُوْنَكَ، بَلْهَ، عَلَيْك، حَيَّهلْ
پھر رُوَيْدَ اور هَا کو یاد رکھ اے باوفا!

مثالیں

هَيْهَاتَ زَيْدٌ.　شَتَّانَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو.　سَرْعَانَ عَمْرٌو.

یہ تینوں ماضی کے معنی میں آتے ہیں اور اسم کو بوجہِ فاعلیّت رفع کرتے ہیں۔

دُوْنَكَ عَمْرًا.　بَلْهَ سَعِيدًا.　عَلَيْكَ بَكْرًا.

حَيَّهَلِ الصَّلَاةَ.　رُوَيْدَ زَيْدًا.　هَا خَالِدًا.

یہ چھ اسم امر حاضر کے معنی میں آتے ہیں اور اسم کو بوجہِ مفعولیت نصب کرتے ہیں۔

۳۔ اسم فاعل: یہ فعلِ معروف کا عمل کرتا ہے، یعنی فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے، دو شرطوں کے ساتھ: ایک تو یہ کہ اسم فاعل معنی میں حال یا استقبال کے ہو، دوسرے یہ کہ اس سے پہلے مبتدا ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوهُ، زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ عَمْرًا.

یا موصوف ہو، جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوهُ بَكْرًا.

یا موصول ہو، جیسے: جَاءَنِي القَائِمُ أَبُوهُ، جَاءَنِي الضَّارِبُ أَبُوهُ عَمْرًا.

یا ذوالحال ہو، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا.

یا ہمزہ استفہام ہو، جیسے: أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًا.

یا حرفِ نفی ہو، جیسے: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ.

وہی عمل جو قَامَ یا ضَرَبَ کرتا تھا قَائِمٌ یا ضَارِبٌ کرتا ہے۔

۴۔ اسم مفعول: یہ فعلِ مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی مفعول مالم یسم فاعلہ کو رفع دیتا ہے، اور اس کے عمل کی بھی دو شرطیں ہیں:

اوّل یہ کہ معنی میں حال یا استقبال کے ہو۔

دوم یہ کہ اس سے پہلے مبتدا وغیرہ میں سے کوئی ہو۔

جیسے: زَيْدٌ مَضْرُوبٌ أَبُوهُ، وَعَمْرٌو مُعْطَى غُلَامُهُ دِرْهَمًا، بَكْرٌ مَعْلُومٌ اِبْنُهُ فَاضِلًا، وَخَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهُ عَمْرًا فَاضِلًا.

وہی عمل جو ضُرِبَ، أُعْطِيَ ،عُلِمَ، أُخْبِرَ کرتے تھے مَضْرُوْبٌ، مُعْطًى، مَعْلُوْمٌ، مُخْبَرٌ کرتے ہیں۔

۵۔صفتِ مشبّہ: یہ بھی اپنے فعل کا عمل کرتی ہے بشرطِ مذکور، جیسے: زَيْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهُ. وہی عمل جو حَسُنَ کرتا تھا حَسَنٌ کرتا ہے۔

۶۔اسمِ تفضیل: اِس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے:

۱۔ مِنْ کے ساتھ، جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو.

۲۔ الف ولام کے ساتھ، جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ الْأَفْضَلُ.

۳۔ اضافت کے ساتھ، جیسے: زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ.

اسمِ تفضیل کا عمل اس کے فاعل میں ہوتا ہے، اور وہ ضمیر هُوَ ہے جو اس میں مستتر ہے۔

۷۔مصدر: بشرطے کہ مفعول مطلق نہ ہو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے، جیسے: أَعْجَبَنِي ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا.

۸۔ اسمِ مضاف: یہ مضاف الیہ کو مجرور کرتا ہے، جیسے: جَاءَنِي غُلَامُ زَيْدٍ یہاں "لام" حقیقت میں مقدّر رہے، کیوں کہ تقدیر اس کی یہ ہے: غُلَامٌ لِّزَيْدٍ.

۹- اسمِ تام: تمیز کو نصب کرتا ہے۔

اور اسم کا تام ہونا یا تنوین سے ہوتا ہے، جیسے: مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا.

یا تقدیرِ تنوین سے، جیسے: عِنْدِي أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا، زَيْدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا.

یا نونِ تثنیہ سے، جیسے: عِنْدِي قَفِيزَانِ بُرًّا.

یا مشابہِ نونِ جمع سے، جیسے: عِنْدِي عِشْرُونَ دِرْهَمًا.

۱۰- اسمائے کنایہ: كَمْ، كَذَا.

كَمْ کی دو قسمیں ہیں: ۱- استفہامیہ ۲- خبریہ

كَمْ استفہامیہ تمیز کو نصب کرتا ہے اور كَذَا بھی، جیسے: كَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ؟ وَعِنْدِي كَذَا دِرْهَمًا.

كَمْ خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے، جیسے: كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُ؟ وَكَمْ دَارٍ بَنَيْتُ؟ اور کبھی مِنْ جارّہ كَمْ خبریہ کی تمیز پر آتا ہے، جیسے قرآن مجید میں آتا ہے: ﴿كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ﴾.

فصل (۲۲)

عوامل کی دوسری قسم معنوی

عاملِ معنوی وہ ہے جو ظاہری لفظوں میں موجود نہ ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ ابتدا: یعنی خالی ہونا اسم کا عواملِ لفظی سے۔ مبتدا کو رفع کرتا ہے، جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ. اس میں زَیْدٌ مبتدا ہے جو ابتدا سے مرفوع ہے، اور قَائِمٌ خبر بھی ابتدا سے مرفوع ہے، گویا دونوں مبتدا خبر میں ابتدا ہی عامل ہے۔

یہاں دو مذہب اور ہیں: ایک تو یہ کہ ابتدا تو مبتدا میں عمل کرتی ہے اور مبتد خبر میں، دوسرے یہ کہ مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عمل کرتا ہے، یعنی مبتدا خبر میں اور خبر مبتدا میں۔

۲۔ فعلِ مضارع: میں ناصب و جازم کا نہ ہونا فعلِ مضارع کو رفع کرتا ہے، جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ، یہاں یَضْرِبُ مرفوع ہے کیوں کہ ناصب و جازم سے خالی ہے۔

فصل (۲۳)

حروفِ غیر عاملہ

حروفِ غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں:

۱۔حروفِ تنبیہ: أَلَا، أَمَا، هَا یہ حروف جملہ پر آتے ہیں مخاطب سے غفلت دور کرنے کے لیے، جیسے: أَلَا زَيْدٌ قَائِمٌ، أَمَا عَمْرٌو نَائِمٌ، هَا أَنَا حَاضِرٌ.

۲۔حروفِ ایجاب: نَعَمْ، بَلٰى، أَجَلْ، إِيْ، جَيْرِ، إِنَّ

نَعَمْ پہلی بات کی تصدیق کرتا ہے، خواہ وہ بات نفی میں ہو یا اثبات میں، جیسے کوئی کہے: مَا جَاءَ زَيْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: نَعَمْ، یعنی مَا جَاءَ زَيْدٌ. ایسے ہی جب کہا جائے: ذَهَبَ عَمْرٌو. تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: نَعَمْ، یعنی ذَهَبَ عَمْرٌو

بَلٰى منفی کے اثبات کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ﴾ یعنی بَلٰى أَنْتَ رَبُّنَا.

إِيْ مثل نَعَمْ کے ہے، لیکن اتنا فرق ہے کہ استفہام کے بعد قسم کے ساتھ آتا ہے، جیسے کوئی کہے: أَقَامَ زَيْدٌ؟ اس کے جواب میں کہا جائے گا: إِيْ وَاللهِ! (ہاں! اللہ کی قسم)۔

أَجَلْ اور جَيْرِ بھی مثل نَعَمْ کے ہیں، لیکن اِن کے ساتھ قسم ضروری نہیں۔

إِنَّ بھی ایسا ہی ہے، لیکن اِس کا استعمال کم آتا ہے۔

۳۔حروفِ تفسیر: اور وہ دو ہیں: أَيْ وأَنْ، جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ أَيْ أَبُوك. اور

قرآن مجید میں ہے: ﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ﴾ یعنی نَادَيْنَاه بِلَفْظٍ هُوَ قَوْلُنَا: يَا إِبْرٰهِيْمُ.

۴۔حروفِ مصدریہ: اور وہ تین ہیں: مَا وأَنْ وأَنَّ.

مَا و أَنْ فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں، جیسے: ﴿ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ أَيْ بِرُحْبِها، وَأَعْجَبَنِي أَنْ ضَرَبْتَ أَيْ ضَرْبُكَ .

أَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: بَلَغَنِي أَنَّ زَيْدًا نَائِمٌ أَيْ نَوْمُهُ.

۵۔حروفِ تحضیض: اور وہ چار ہیں: أَلَّا، هَلَّا، لَوْمَا، لَوْلَا.

یہ حروف اگر مضارع پر آئیں تو اُبھارنا اور رغبت دلانا مقصود ہوگا، جیسے: هَلَّا تُصَلِّي؟ (تو کیوں نماز نہیں پڑھتا؟) اور اسی واسطے ان کو حروفِ تحضیض کہتے ہیں، کیوں کہ تحضیض کے معنی ہیں اُبھارنا اور رغبت دلانا، خوب سمجھ لو۔

اور اگر یہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو ان سے مخاطب کو ندامت دلانا مقصود ہوتا ہے، جیسے: هَلَّا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ (تم نے عصر کی نماز کیوں نہیں پڑھی؟) اسی لیے ان کو ''حروفِ تندیم'' بھی کہتے ہیں۔

۶۔حرفِ توقّع: اور یہ قَدْ ہے، یہ حرف ماضی کو ماضی قریب کر دیتا ہے اور ''بے شک'' کے معنی دیتا ہے، اور مضارع میں تقلیل کے معنی دیتا ہے جیسے: قَدْ جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا ہے، یا بے شک زید آیا ہے)۔ اور قَدْ يَجِيءُ زَيْدٌ (زید کبھی آتا ہے)۔ اور کبھی مضارع میں بھی ''بے شک'' کے معنی دیتا ہے، جیسے: ﴿قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ﴾ (بے شک اللہ جانتا ہے)۔

۷۔حروفِ استفہام: اور وہ تین ہیں: مَا، همزة، هلْ.

یہ تینوں شروع میں آتے ہیں، جیسے: مَا اسْمُكَ؟ أَزَيْدٌ قَائِمٌ؟ هَلْ زَيْدٌ قَائِمٌ؟

۸۔حرفِ رَدَع: كَلَّا ہے، اور یہ اکثر انکار ومنع کے لیے آتا ہے، جیسے کوئی کہے: كَفَرَ زَيْدٌ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: كَلَّا (ہرگز نہیں)۔

اور كَلَّا، حَقًّا یعنی بے شک کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے: ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (بے شک قریب ہے کہ تم جانو گے)۔

۹۔تنوین: اور یہ کئی طرح کی ہوتی ہے، جن میں سے دو یہ ہیں:

۱۔تمکّن جیسے: زَيْدٌ ۲۔عوض جیسے: يَوْمَئِذٍ.

«يَوْمَئِذٍ» کو إِذْ كَانَ كَذَا کے عوض بولا جاتا ہے، اور حِيْنَئِذٍ کو حِيْنَ إِذْ كَانَ كَذَا کی جگہ بولتے ہیں۔

۱۰۔نونِ تاکید: جیسے: اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ.

۱۱۔لامِ مفتوحہ: تاکید کے واسطے آتا ہے، جیسے: لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو.

۱۲۔حروفِ زیادت: آٹھ ہیں: إِنْ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، کاف، با، لام.

مثالیں

مَا إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ.	﴿فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ﴾.
إِذَا مَا تَخْرُجْ أَخْرُجْ.	مَا جَاءَنِي زَيْدٌ وَلَا عَمْرٌو.
مَا جَاءَنِي مِنْ أَحَدٍ.	﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾.
مَا زَيْدٌ بِقَائِمٍ.	﴿رَدِفَ لَكُمْ﴾.

۱۳۔ حروفِ شرط: أَمَّا، لَوْ ہیں۔

أَمَّا تفسیر کے واسطے آتا ہے اور «فَا» اُس کے جواب میں لانا ضروری ہے، کقَوْلِهٖ تعَالیٰ: ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ﴾، ﴿وَ اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ﴾

لَوْ دوسرے جملہ کی نفی ظاہر کرتا ہے پہلے جملہ کی نفی ہونے کے سبب سے، جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ اگر آسمان وزمین میں کئی خدا ماسوائے اللہ کے ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہوجاتے۔ (مگر چوں کہ کئی خدا نہیں اس لیے تباہ نہیں ہوئے)۔

۱۴۔ لَوْلَا: یہ دوسری بات کی نفی کرتا ہے، پہلی بات ہونے کے سبب سے، جیسے: لَوْلَا زَيْدٌ لَهَلَكَ عَمْرٌو اگر زید نہ ہوتا تو عمرو ہلاک ہوتا۔ (مگر زید تھا اس لیے عمرو ہلاک نہیں ہوا)۔

۱۵- مَا: بمعنی مَا دَامَ، جیسے: أَقُومُ مَا جَلَسَ الْأَمِيرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھے)۔

۱۶۔ حروفِ عطف: دس ہیں: واو، فا، ثُمَّ، حَتّٰى، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ.

تمام شد



مطبوعات البشریٰ

اردو و فارسی مطبوعات درس نظامی

خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی	پندنامہ☆	صرف میر
معین الفلسفہ	بہشتی زیور (تین حصے)	تیسیر الابواب
معین الاصول	حیات المسلمین	آسان صرف (اول، دوم، سوم)
فوائد مکیہ☆	آداب المعاشرت☆	بہشتی گوہر
آسان منطق	تعلیم الدین☆	تسہیل المبتدی
علم الصرف (اولین، آخرین)	لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	فارسی زبان کا آسان قاعدہ
عربی صفوة المصادر	مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)	کریما☆
جمال القرآن☆	خیر الاصول☆	تیسیر المبتدی
نحو میر	آسان اصول فقہ	عربی کا معلم (اول تا چہارم)
میزان و منشعب	تیسیر المنطق	کلید جدید (مفتاح عربی کا معلم) (اول تا چہارم)
آسان نحو (اول، دوم)	فصول اکبری	تعلیم العقائد☆
تعلیم الاسلام☆	تاریخ اسلام	سیر صحابیات
عربی زبان کا آسان قاعدہ	علم النحو	المنتخبات المفیدة
نام حق	جوامع الکلم☆	

دیگر اردو مطبوعات

نماز

آسان نماز☆	مسنون نماز کی چالیس حدیثیں☆	اپنی نمازیں درست کیجیے
نماز مدلل☆	نماز حنفی	رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نماز
نمازیں سنت کے مطابق پڑھیے☆	آئینہ نماز☆	

علم حدیث

امام ابن ماجہ اور علم حدیث	امام اعظم اور علم حدیث
حدیث رسول ﷺ کا قرآنی معیار	راہ سنت

حدیث

ترجمان السنة	منتخب احادیث
معراج کی باتیں	جواہر الحدیث

تجوید

تسہیل القواعد	قواعد مخارج تجوید

سیرت رسول اللہ ﷺ

النبی الخاتم ﷺ	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ	سیرة الرسول ﷺ
جامع الاخلاق	خطبات مدراس	رسول اللہ ﷺ کے مکتوبات شریفہ
سیرت سید الکونین خاتم النبیین ﷺ		

حج و عمرہ

فضائل حج	حج کا طریقہ قدم بہ قدم	مسائل و معلومات حج و عمرہ
کتاب الحج☆	معلم الحجاج	

عقائد

تعلیم العقائد☆	عالم برزخ	اکابر علماء دیوبند اور ان کے عقائد
اسلام اور عقلیات	تعلیمات اسلام	

فضائل

فضائل اعمال (اردو) (پشتو)	فضائل قرآن	فضائل امت محمدیہ ﷺ☆
فضائل صدقات	فضائل ذکر	فضائل نماز
فضائل علم	فضائل درود شریف	فضائل رمضان
فضائل استغفار☆	فضائل تجارت☆	فضائل تہجد
فضائل جماعت	جزاء الاعمال☆	فضائل زبان عربی
فضائل توبہ و استغفار	فضائل مسواک	بارہ مہینوں کے فضائل و احکام

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حیاة الصحابہ رضی اللہ عنہم	کرامات صحابہ رضی اللہ عنہم
خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم	سوانح ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ

صحابیات رضی اللہ عنہن

سیر صحابیات	رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں	سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نیک بیبیاں	امت مسلمہ کی مائیں رضی اللہ عنہن	

فقہ

بہشتی زیور مدلل (مکمل)	دلیل الخیرات فی ترک المنکرات	وصیت اور میراث کے احکام☆

معاشرت

حقوق الوالدین☆	اکرام المسلمین مع حقوق العباد کی فکر کیجیے	اصلاح خواتین
صفائی معاملات	تحفة النکاح	شرعی پردہ
اصلاح النساء	حقوق العلم☆	اکرام مسلم
پردہ کے شرعی احکام	آداب معیشت☆	کسب حلال و ادائے حقوق

مسنون علاج

الحجامہ (جدید ایڈیشن مع اضافہ مفیدہ)	مختصر الحجامہ	

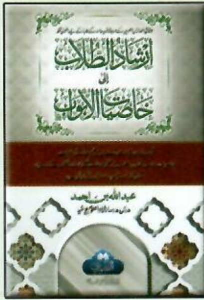
دعوت و تبلیغ

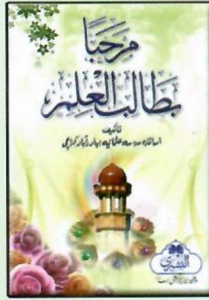
اصول دعوت اسلام	مکاتیب مولانا الیاس رحمہ اللہ	انسانیت کا امتیاز
تبلیغی تقریریں	قرآن آپ سے کیا کہتا ہے؟	فضائل تبلیغ

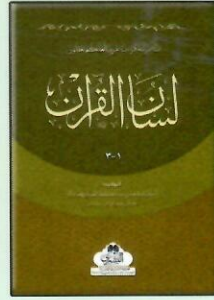
اصلاحی کتب

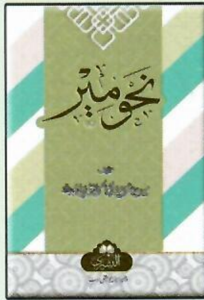
آداب المعاشرت☆	جو تم مسکراؤ تو سب مسکرائیں	شوق وطن
تعلیم الدین☆	ترقی	انفاس عیسیٰ
تبلیغ دین امام غزالی رحمہ اللہ	التشبہ فی الاسلام	اجتہاد اور تقلید
رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں☆	اغلاط العوام	افادات محمود
حیلے اور بہانے	آداب المتعلمین	دنیا و آخرت
روضة الادب	حیات المسلمین☆	اصلاح الرسوم
علیکم بسنتی☆	مرحبا بطالب العلم	فروع الایمان
زندگی سے بیزاری کیوں؟☆	مجموعہ وصایا امام اعظم رحمہ اللہ	تحفة المسلمین (مکمل)
موت کی یاد☆	علامات قیامت☆	تحفہ خواتین
سال بھر کے مسنون اعمال☆	خطبات الاحکام☆	حقوق الاسلام
اخبار الزلزلہ	اسلامی سیاست مع تکملہ	حقوق الوالدین (تھانوی رحمہ اللہ)
کامیابی	ایک مسلمان کس طرح زندگی گزارے؟☆	حقانیت اسلام
تقلید و اجتہاد	مرنے کے بعد کیا ہوگا؟	اعجاز القرآن☆
اصلاح انقلاب امت	داڑھی کا وجوب مع داڑھی کی قدر و قیمت مع داڑھیاں بڑھانے کا حکم	

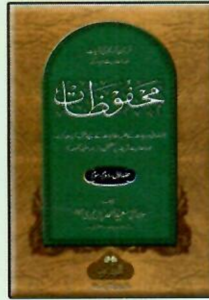
جس کتاب کے ساتھ ☆ کی علامت ہے اس کا جیبی سائز بھی دستیاب ہے۔

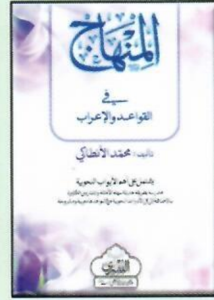


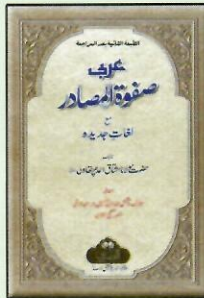


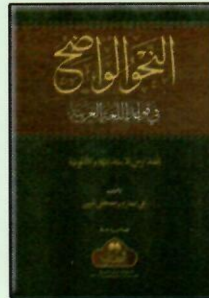


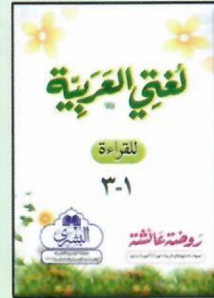


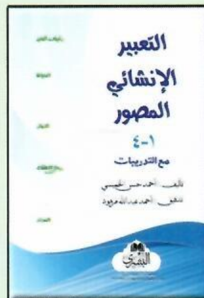


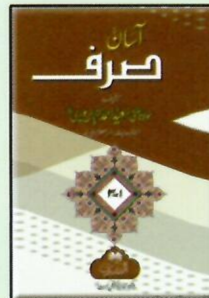


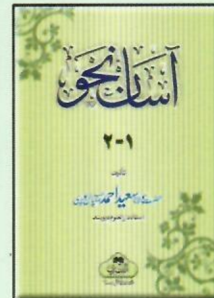












021-35121955-7, 0321-2196170, 0334-2212230, 0346-2190910
www.albushra.org.pk info@albushra.org.pk

062021